مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختمِ نبوّت

ہفت روزہ
کراچی

ہم سلام پیش کرتے ہیں

ہم سلام پیش کرتے ہیں "شہدائے ختم نبوت" کو جنہوں نے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی حفاظت کے لئے خون کا نذرانہ پیش کیا ہم سلام پیش کرتے ہیں محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کو جن کی ولولہ انگیز قیادت میں تحریک تحفظ ختم نبوت کامیابی سے ہمکنار ہوئی - ہم سلام پیش کرتے ہیں ان تمام فدایان ختم نبوّت کو جنہوں نے اس سلسلے میں جدوجہد کی -

ہم عہد کرتے ہیں کہ تحفظ ختم نبوّت کیلئے اپنی جان کی قربانی دینے سے کبھی گریز نہیں کریں گے اور اسلام و پاکستان کے حفاظت میں اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے

منجانب :- مجلس تحفظ ختم نبوّت پاکستان

جلد (۱) | ۱۴ تا ۲۰ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ بمطابق ۳ تا ۹ ستمبر ۱۹۸۲ء | شمارہ (۱۴)

افادات عارفی
ضبط و ترتیب
منظور احمد الحسینی

شکستگی اور بے بسی ہی مقام عبدیت ہے

ملفوظات طیبات حضرت عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ العالی

فرمایا:- ہم جو کچھ تصنیف کرتے ہیں یا تحریر لکھتے ہیں پھر دیکھتے ہیں اس کا مخلوق پر کیا اثر پڑا ہے یہ نہیں دیکھنا چاہیے۔ جو کام بھی کرنا ہو وہ کرو، اپنی طرف منسوب نہ کرو پس للہ رب العالمین کہہ کر پیش کرو، فارغ ہو جاؤ محو غیر نہیں ہونا چاہیے جس کے لئے ہے اس کے سامنے پیش کر دو۔

میں کہاں بزم دوست میں اور دل ہے محو غیر دوست
وائے نادانی کہاں بہکا چلا جاتا ہوں میں

ہمارے حضرت تھانویؒ مثالوں کے بادشاہ تھے انہوں نے فرمایا کہ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک غلام اپنے مالک کی بان کی چارپائی بُن رہے تھے اور بُنائی میں پھول بوٹے بنا رہے تھے جو شخص وہاں سے گزرتا، واہ واہ کرتا، بہت تعریف کرتا اور کہتا تم کتنی اچھی چارپائی بُن رہے ہو۔ تم بڑے ہنر مند ہو، غلام ہنس دیتا اور کوئی جواب نہ دیتا ایک شخص نے پوچھا میاں تم ہنستے کیوں ہو غلام نے کہا، جس کے لئے بنا رہا ہوں اگر مالک پسند کرے تو ٹھیک ہے ورنہ ان لوگوں کی تعریفیں بیکار ہیں۔ دیکھو ایک غلام کو بھی اتنی عقل ہے کہ وہ اپنے آقا کو خوش کرنے کے لئے بیل بوٹے بنا رہا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ مخلوق اس کے کام کی تعریف کرتی پھرے۔ یہ چیز بڑی مشکل سے حاصل ہوتی ہے اگر حاصل ہوتی ہے تو صرف اہل اللہ کی صحبت سے حاصل ہوتی ہے۔

فرمایا:- پس اس بات کا عزم مصمم کر لیا جائے کہ آج سے میں جو کچھ بھی کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ صرف اللہ ہی کے لئے کروں گا۔ مخلوق سے نظر بالکل ہٹ جائے۔ مخلوق سے نظر کے ہٹانے میں کوشش کرتا رہے۔ اگر ایک دفعہ نہ ہٹے دوسری دفعہ نہ ہٹے ایک نہ ایک دن ہٹ ہی جائے گی۔

فرمایا:- اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صرف اخلاص مع الصدق کام آتا ہے اس پر ایک بات یاد آئی۔ ایک محدث تھے جب وہ انتقال کر گئے تو لوگوں نے خواب میں دیکھا۔ پوچھا کیا حال ہے کہا کہ بڑی باز پرس میں پھنس گئے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے پوچھا گیا کہ تم کیا کرتے رہے؟ ہم نے تمہیں اتنا علم دین دیا۔ اتنی عمر دی۔ جواباً انہوں نے کہا کہ یا اللہ میں ساری عمر دین اور حدیث کی خدمت میں لگا رہا۔

جواب ملا، دنیا میں جو تم چاہتے تھے وہ تمہیں مل گیا۔ تم چاہتے تھے کہ لوگ تمہاری تقریریں، کتابیں پسند کریں۔ انہوں نے پسند کر لیں تمہیں صلہ مل گیا اب تمہارے لئے یہاں کچھ نہیں ہے، کہنے لگے میں بہت گھبرایا کہ اب میرا کیا بنے گا۔ اتنے میں ارشاد ہوا کہ جاؤ ہم نے تمہیں بخش دیا۔ وہ اس وجہ سے کہ تم ایک مرتبہ ایک حدیث لکھ رہے تھے۔ تم نے قلم دوات میں ڈالی اور جب کاغذ پر لکھنا شروع کیا تو وہاں ایک قطرہ گرا اس قطرہ پر ایک مکھی آکر بیٹھ گئی تم نے سمجھا کہ خدا کی مخلوق پیاسی ہے تم نے قلم روک لیا۔ اور اتنی دیر تک اسے روکے رہے جب تک وہ اڑ نہ گئی یہ لمحات تمہارے خلوص کے تھے جو بہت پسند آگئے۔

فرمایا:- زاویہ نگاہ بدلتے بدلتے بدلتا ہے لیکن جب ایک چیز کی اہمیت معلوم ہو گئی تو زاویہ نگاہ بدل ڈالو۔ ہزار دفعہ شیطان بہکائے پھر اپنے مرکز پر آجاؤ۔ اخلاص نیت مومن کا سب سے بڑا سرمایہ ہے

فرمایا:- لغزشیں ہونا فطرت انسانی ہے اگر لغزشیں نہ ہوں تو

باقی صفحہ ۱۲ پر

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمان
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

مینیجر
علی اصغر چشتی صابری، ایم۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

فی پرچہ:۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ	۶۰ روپیہ
ششماہی	۳۵ روپیہ
سہ ماہی	۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپیہ
کویت، اومان، شارجہ دوبئی، اردن اور شام	۲۴۵ روپیہ
یورپ	۲۹۵ روپیہ
آسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا	۲۴۰ روپیہ
افریقہ	۳۱۰ روپیہ
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر
دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی

ناشر:۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع:۔ کلیم الحسن نقوی انجمن پریس، کراچی
مقام اشاعت:۔ ۸/۲۰ سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

فہرست

۱ افادات عارفی - ڈاکٹر عبدالحی عارفی ۲
۲ ابتدائیہ - عبدالرحمٰن یعقوب باوا ۴
۳ ۷ ستمبر - آئینی تقاضے ۵
۴ نزول عیسیٰ - مولانا محمد یوسف لدھیانوی ۹
۵ بائبل سے قرآن کی تصدیق - احسان الحق رانا ۱۴
۶ لاہوری مرزائی کا مغالطہ - پیر بخش ۱۶
۷ نتیجہ امتحان وفاق المدارس - ۲۰
۸ خصائل نبوی - حضرت شیخ الحدیث ۲۳
۹ نظم - مسلم غازی ۲۴

شعبہ کتابت
۱- محمد عبدالستار واحدی
۲- حافظ گلزار احمد
۳- غلام یٰسین تبسم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک ضروری وضاحت

گذشتہ دنوں اس خبر پر کہ نصاب سے ختم نبوت کا مضمون خارج کر دیا گیا۔ ملک بھر میں شدید ردعمل ہوا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے اس مسئلہ کا فوری طور پر نوٹس لیا اور اس پر احتجاج کیا گیا۔ اس کے بعد جرائد اور اخبارات نے اداریئے لکھے علمائے کرام نے اپنی تقریروں میں اس کے بارے میں اپنے ردعمل کا اظہار کیا۔ جب کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی کانفرنسوں میں قرار دادیں منظور کی گئیں۔ ملک بھر سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ ختم نبوت کے موضوع کو دوبارہ نصاب میں شامل کیا جائے۔ یہاں تک ہمارے مشن کا تعلق ہے۔ ہم اس مطالبہ سے پوری طرح متفق ہیں۔

حکومت نے ایک خط میں ہمیں وضاحت کی کہ عقیدہ "ختم نبوت" کے مضمون کے اخراج کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور ہمیں چند کتابوں کے حوالوں سے ثابت کیا کہ مذکورہ کتابوں میں "ختم نبوت" کے موضوع پر مضمون موجود ہے۔ لیکن ان وضاحتوں سے ہم مطمئن نہیں ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ ملک کی دوسری یونیورسٹیوں کے نصاب میں۔ عقیدہ ختم نبوت کا موضوع موجود ہو لیکن ہماری تحقیق کے مطابق کراچی میں ڈگری کلاسز کیلئے نئے نصاب کے مطابق جو کتاب "صراط مستقیم" شائع ہوئی ہے۔ اس میں سرے سے "ختم نبوت" (جو کہ اسلام کا اہم ترین جز اور بنیادی عقیدہ ہے) کے موضوع کو خارج کر دیا گیا ہے۔ اس کے برعکس سابق کتاب "اسلامی نظریہ حیات" جو کہ شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ کراچی یونیورسٹی کی شائع کردہ ہے۔ اس میں "ختم نبوت" کا مضمون موجود تھا۔

لہٰذا ہمارا مطالبہ ہے کہ ختم نبوت کے موضوع کو دوبارہ نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ قوم مطمئن ہو سکے۔

(عبدالرحمان یعقوب باوا)

۷ ستمبر — آئینی تقاضے

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

یہ فکر انگیز مقالہ روزنامہ جنگ ۸ ستمبر ۷۸ء کے اسلامی صفحے میں شائع ہوا تھا اس کی افادیت کے پیش نظر اسے قارئینِ "ختم نبوت" کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

اس صدی کا سب سے تاریک اور سب سے بدتر فتنہ قادیانیت ہے جس کے دو پہلو ہیں ایک اعتقادی اور دینیاتی اور دوسرا سیاسی۔ اعتقادی لحاظ سے قادیانیت اسلام کے متوازی ایک نیا دین ہے۔

- نبوت محمدیہ کے متوازی ایک نئی نبوت۔
- قرآن کریم کے متوازی نئی وحی۔
- اسلامی شعائر کے متوازی قادیانی شعائر
- امت محمدیہ کے متوازی ایک نئی امت۔
- مسلمانوں کے مکہ کے مقابلے میں نیا مکۃ المسیح۔
- مدینہ کے مقابلے میں مدینۃ المسیح۔
- اسلامی حج کے مقابلے میں ظلی حج۔
- اسلامی خلافت کے مقابلے میں قادیانی خلافت
- امہات المومنین کے مقابلے میں قادیانی ام المومنین — وغیرہ وغیرہ

مرزا محمود احمد صاحب (قادیانیوں کے خلیفہ دوئم) نے اسلام اور قادیانیت کے تضاد کا خلاصہ ان الفاظ میں پیش کیا تھا۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرزا غلام احمد کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ان سے مسلمانوں سے اختلاف ہے۔" (خطبہ جمعہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ الفضل ۔ ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء)۔

قادیان کی اس نئی نبوت اور نئے دین کو نہ ماننے والے مسلمان کافر اور جہنمی قرار پائے۔ چنانچہ مرزا قادیان کا الہام ہے۔

- "جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسولؐ کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔ (اشتہار معیار الاخیار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۲۷)

مرزا قادیانی کے بڑے لڑکے مرزا محمود احمد صاحب لکھتے ہیں۔

- کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" (آئینہ صداقت صفحہ ۳۵)
- مرزا قادیانی کے منجھلے لڑکے مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں۔

"ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" (کلمۃ الفضل صفحہ ۱۱۰)

سیاسی طور پر قادیانیت ہمیشہ انگریز کی حلیف اور اسلام اور مسلمانوں کی دشمن رہی ہے۔ قرآن کریم میں یہود اور مشرکین کو مسلمانوں کا سب سے بدتر دشمن کہا گیا ہے۔ مگر ان کے بعد قادیانی مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں۔ قادیانیوں کے خلیفہ دوئم مرزا محمود احمد صاحب نے اپنے مریدوں کو اسلام دشمنی کی بار بار تاکید کی مثلاً

- "ساری دنیا ہماری دشمن ہے اور جب تک ساری دنیا کو احمدیت میں داخل نہ کر لیں ہمارا کوئی ٹھکانا نہیں۔" (اخبار الفضل قادیان ۲۵ اپریل ۱۹۳۰ء)
- ہماری بھلائی کی صرف ایک صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم تمام دنیا کو اپنا

دشمن سمجھیں۔" (الفضل ۲۵ اپریل ۱۹۳۰ء)

- وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود (غلام احمد قادیانی) پر ایمان رکھتے ہیں وہ سمجھتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ سب کچلے جائیں گے صرف ہم باقی رہیں گے۔" (الفضل ۳ اپریل ۱۹۲۶ء)
- جب تک تمہاری بادشاہت قائم نہ ہو جائے۔ تمہارے راستے سے یہ کانٹے دور نہیں ہو سکتے۔" (الفضل ۲۵ اپریل ۱۹۳۰ء)

قادیانیوں کی اسلام دشمنی کا ایک مظہر یہ ہے کہ مسلمانوں پر جب بھی کوئی افتاد پڑی قادیانیوں نے اس پر خوشی کے شادیانے بجائے مثلاً جب جنگ عظیم میں اسلام دشمن طاقتیں ترکی کو تاراج کر رہی تھیں۔ تو قادیانی خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے۔ اور قادیانیوں کا سرکاری اخبار "الفضل" بڑی بے دردی سے اعلان کر رہا تھا۔

- "موجودہ ترکی حکومت اسلام کیلئے مفید ثابت ہونے کے بجائے مضر ثابت ہوئی ہے۔ اگر وہ اپنی بداعمالی اور بدکرداری کے باعث مٹتی ہے تو مٹنے دو۔ اور یاد رکھو کہ ترک اسلام نہیں۔" (الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۱۵ء)
- "قادیان سے تعلق رکھنے والے کسی احمدی کا عقیدہ نہیں سلطان ترکی خلیفۃ المسلمین ہے۔" (الفضل ۱۶ فروری ۱۹۳۰ء)
- ہمارے خلیفہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے خلیفہ ثانی ہیں۔ اور بادشاہ حضور ملک معظم (جارج پنجم۔ فرمانروائے برطانیہ)" (الفضل ۲۲ دسمبر ۱۹۱۹ء)

اور جب انگریزی فوجیں عروس البلاد بغداد شریف کو پامال کر رہی تھیں تب پورا عالم اسلام خون کے آنسو رو رہا تھا۔ مگر قادیانی صاحبان قادیان میں خوشی کا جشن منا رہے تھے۔ چراغاں کیا جا رہا تھا۔ اور قادیانیوں کا سرکاری اخبار بڑے فخر سے اعلان کر رہا تھا

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں کہ میں مہدی ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ میری تلوار ہے۔ (جیسا مہدی، ویسی تلوار۔ ناقل) اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو اس فتح (یعنی انگریزوں کی بغداد پر فتح) پر کیوں خوشی نہ ہو۔ عراق عرب ہو یا شام ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں۔

(الفضل ۷ دسمبر ۱۹۱۸ء)

یہ اسلام دشمنی کا وہ گھٹیا مظاہرہ ہے جس کی توقع صلیب پرستوں یا ان کے زلّہ ربا قادیانیوں ہی سے کی جا سکتی ہے۔ قادیانی اسلام دشمنی میں اسی پست سطح پر اتر آئے ہیں کہ وہ تمام اسلامی ممالک پر انگریزوں کا تسلط دیکھنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ انگریزی حکومت ان کے خود ساختہ مہدی کی تلوار ہے۔

قادیانیت کی اسلام سے بغاوت اور پھر اسلام دشمنی کے گھٹیا کردار کی بنا پر علامہ اقبال مرحوم نے اس وقت کی حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ قانونی طور پر قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ اقلیت تسلیم کرے لیکن انگریز اپنے خود کاشتہ پودے (قادیانیت) کے حق میں مسلمانوں کا یہ مطالبہ کیسے تسلیم کر سکتا تھا۔ چنانچہ انگریزی دور میں قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں کی جاسوسی کرتے رہے۔ قیام پاکستان کے بعد ملکی حالات بہت کمزور تھے۔ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانیوں نے اپنے جامہ سے باہر پاؤں پھیلانا شروع کئے اور پورے پاکستان کو یا کم از کم بلوچستان کو مرتد کرنے کا اعلان کر دیا۔ اس سے مسلمان مشتعل ہو گئے ۱۹۵۳ء کی تحریک چلی اور وہی مطالبہ کیا گیا جو علامہ اقبال نے انگریزی حکومت سے کیا تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ لیکن اس وقت کی حکومت پر قادیانیوں کا گہرا تسلط تھا۔ اس لئے مسلمانوں کے مطالبے کو ٹھکرا دیا گیا۔ اور فوج کی طاقت سے مسلمانوں کی تحریک کو کچل دیا گیا۔ شہیدانِ ختم نبوت کے خون سے نہ صرف بازار اور سڑکیں لالہ زار ہوئیں۔ بلکہ دریائے راوی کی موجیں ان کی مقدس لاشوں کا مدفن بنیں۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت اگرچہ کچل دی گئی۔ لیکن اس سے قادیانیت کو اپنی قدر و عافیت معلوم ہو گئی۔ اور اس کی بلندیوں کا غلغلہ تھم گیا۔ نیز قدرت کی بے آواز لاٹھی نے ان لوگوں سے انتقام لیا جنہوں نے تحریک ختم نبوت سے غداری کی تھی۔ خواجہ ناظم الدین صاحب ظفر اللہ خاں قادیانی کو وزارت خارجہ سے الگ کرنے پر آمادہ نہ تھے۔ قدرت نے قادیانی وزارت خارجہ کے ساتھ خواجہ ناظم الدین کی وزارت عظمیٰ پر بھی خط تنسیخ کھینچ دیا۔ خواجہ صاحب بڑے بے آبرو ہو کر کوچہ وزارت سے نکلے۔ اور آخر تک ان کا سیاسی وقار بحال نہ ہو سکا۔ پنجاب سے دولتانہ حکومت رخصت ہوئی اور پھر کبھی ان کو حکومت کا خواب دیکھنا نصیب نہ ہوا۔

۱۹۷۱ء کے انتخابات میں قادیانی مسٹر بھٹو کے حلیف تھے اور انہوں نے بھٹو صاحب کو جتوانے میں ہر ممکن تعاون کیا تھا۔

چنانچہ پاکستان کو دو ٹکڑے کر کے مسٹر بھٹو تخت اقتدار پر براجمان ہوئے تو قادیانیوں کے لئے ایک بار پھر مسٹر ظفر اللہ خان کا دور لوٹ آیا۔ اور انہوں نے نہ صرف تعلیم گاہوں میں قادیانی ارتداد کی تبلیغ شروع کر دی بلکہ مسلمانوں کے گھروں اور مسجدوں میں بھی اشتہارات اور پمفلٹ پھینکنے شروع کر دیئے۔ قادیانی نجی مجلسوں میں مسلمانوں کو دھمکیاں دینے لگے۔ کہ ان کی حکومت عنقریب قائم ہونے والی ہے اور قادیانیوں کے خلیفہ ربوہ نے اشاروں کنایوں میں قادیانیوں کو خاص قسم کی تیاریوں کا حکم دے دیا۔ قدرت ایک بار پھر ان کے غرور کو خاک میں ملانا چاہتی تھی قادیانیوں نے ربوہ اسٹیشن پر نشتر کالج ملتان کے طلباء پر اپنی قوت کا مظاہرہ کیا اور نہتے طلباء کو لہو

لپیٹ میں لے لیا۔ اس سے پورے ملک میں قادیانیوں کی اسلام دشمنی کے خلاف نفرت و بیزاری کی تحریک پیدا ہوئی اور ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک یہ مطالبہ کیا جانے لگا کہ :-

- قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔
- ان کو کلیدی مناصب سے برطرف کیا جائے۔
- ان کی اسلام کش سرگرمیوں کا تدارک کیا جائے۔

تحریک کو نظم و ضبط کا پابند رکھنے کے لئے ایک "مجلس عمل تحفظ ختم نبوت" وجود میں آئی جس میں ملک کی تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں نے شرکت کی۔ بھٹو حکومت کے لئے یہ تحریک "دو گونہ عذاب است جان مجنوں را" کی مصداق تھی۔ ایک طرف بھٹو شاہی کے محبوب حلیف قادیانی تھے۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کا مجموعی ردعمل تھا۔

بھٹو صاحب نے اس تحریک کو کچلنے کے لئے تمام حربے استعمال کئے۔ لاکھوں افراد کو جیلوں میں بند کیا گیا مسلمانوں کے جلسوں جلوسوں پر پابندیاں لگانے کی کوشش کی گئی۔

اور جیلوں میں علماء و طلباء اور وکلاء کو نہایت غیر شریفانہ اذیتیں دی گئیں۔ قرطاس ابیض سے یہ بات بالکل کھل کر سامنے آگئی ہے۔ کہ بھٹو شاہی قادیانیوں کی ناز برداری میں تمام سابقہ حکومتوں سے سبقت لے گئی تھی۔ وہ قادیانی مسئلہ کے حل کرنے میں قطعی مخلص نہ تھی، بلکہ اس مسئلے کو کھٹائی میں ڈالنے، تحریک کو کچلنے اور معاملہ کو الجھانے کے لئے ہر حربہ استعمال کر رہی تھی۔ مثلاً

- حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت جو اس تحریک کے قائد اور روح رواں تھے۔ ان کو بدنام کرنے کے لئے تمام اخبارات میں لاکھوں روپے کے بڑے بڑے اشتہارات شائع کئے گئے۔ جن میں بالکل لچر اور بیہودہ الزامات عائد کئے گئے۔ مقصد یہ تھا کہ قیادت بدنام اور تحریک غیر موثر ہو جائے۔ یہ "مقدس فریضہ" مولانا کوثر نیازی، ملک محمد راشدی اور یوسف بچ پر مشتمل ایک کمیٹی انجام دے رہی تھی۔
- جسٹس صمدانی نے سانحہ ربوہ کی تحقیقاتی رپورٹ مرتب کی تھی جس میں بھرپور دلائل و شواہد کی روشنی میں لکھا گیا تھا کہ حکومت قادیانیوں کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ اور اس اشتہار کا مجمع سے عوام محسوس کر رہے ہیں کہ اس میں حکومت کے محکمہ اطلاعات کا ہاتھ ہے۔
- جب یہ رپورٹ آخری منظوری کے لئے مسٹر بھٹو کے دربار معلیٰ میں پیش ہوئی۔ تو انہوں نے اس پر یہ نوٹ لکھا کہ "اس رپورٹ کو اس طرح شائع کیا جائے۔ کہ لوگ سمجھیں کہ حکومت نے صحیح فیصلہ کیا ہے۔ بہر حال لوگ ان کی اتفاق کو ٹھوکر قادیانیوں سے برہم ہو جائیں۔ اس بات کا خاص خیال رکھا جائے۔" گویا بھٹو صاحب یہ حکم صادر فرما رہے تھے کہ اس رپورٹ کو شائع کرنا ہو تو رد و بدل و تنسیخ کے بعد شائع کیا جائے۔ چنانچہ آج تک یہ رپورٹ شائع نہیں ہوئی اور نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اپنی اصل حالت میں باقی ہے یا مسخ کر دی گئی ہے۔ الغرض مسٹر بھٹو ہر ممکن طریقے سے تحریک کو کچلنا اور قادیانیوں کی پاسبانی کرنا چاہتے تھے لیکن

جب کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو بھٹو صاحب نے قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی کی حیثیت دے کر اس مقدمہ کا فیصلہ اس کے سپرد کر دیا۔ بھٹو صاحب شاید یہ خیال کرتے تھے کہ اسمبلی کے ارکان کی اکثریت ان کی پارٹی کی ہے۔ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے مطالبہ کو آسانی سے ٹھکرایا جا سکے گا۔ لیکن معاملہ ان کی خواہشات کے برعکس ہوا۔ قادیانیوں کے سربراہ مرزا ناصر نے اپنی جماعت کا موقف پیش کیا۔ اور گیارہ دن اس پر جرح ہوئی۔ لاہوری جماعت کے سربراہ مسٹر صدرالدین صاحب نے اپنی جماعت کا موقف پیش کیا اور ... دن اس پر جرح ہوئی ان بیانات اور ان پر کی گئی جرح سے قادیانیوں کا کفر و ارتداد سب ارکان اسمبلی پر کھل گیا۔ اور ہر رکن اسمبلی کو معلوم ہو گیا کہ واقعۃً قادیانیت اسلام کی ضد ہے۔

اسمبلی کے سامنے ایک قرارداد سرکاری پارٹی کی جانب سے پیش کی گئی تھی اور ایک حزب اختلاف کی جانب سے ان دونوں پر اسمبلی کو بحیثیت خصوصی کمیٹی نے غور کرنا تھا چنانچہ خصوصی کمیٹی نے اسمبلی کے سامنے پیش کیگئی قراردادوں پر غور کرنے، دستاویزات کا مطالعہ کرنے اور گواہوں بشمول سربراہان انجمن احمدیہ ربوہ اور انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کی شہادتوں اور جرح پر غور کرنے کے بعد حسب ذیل سفارشات پیش کیں

پاکستان کے آئین کی دفعہ ۱۰۶ (۳) میں ترمیم کر کے غیر مسلم اقلیتوں میں قادیانیوں کا نام درج کیا جائے۔ نیز دفعہ ۲۶۰ (۲) کے بعد حسب ذیل شق کا اضافہ کیا جائے۔

(۳) "جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جو آخری نبی ہیں، کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے وہ آئین یا قانون کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔"

(۲) مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ الف میں حسب ذیل تشریح درج کی جائے۔

تشریح :- کوئی مسلمان جو آئین کی دفعہ ۲۶۰ کی شق (۳) کی تصریحات کے مطابق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے تصور کے

خلاف عقیدہ رکھے یا عمل یا تبلیغ کرے وہ دفعہ ہذا کے تحت مستوجب سزا ہوگا۔"

(۳) متعلقہ قوانین مثلاً قومی رجسٹریشن ایکٹ ۱۹۷۳ء اور انتخابی فہرستوں کے قواعد ۱۹۷۴ء میں منتخبہ قانونی اور ضابطہ کی ترمیمات کی جائیں گی۔

(۴) پاکستان کے تمام شہریوں کے افراد وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں جان و مال، آزادی، عزت اور بنیادی حقوق کا پوری طرح تحفظ اور دفاع کیا جائے گا۔

یہ سفارشات جب مسٹر بھٹو کے سامنے پیش ہوئیں تو انہوں نے قادیانیوں کو بچانے کی ایک بار پھر کوشش کی۔ اور اصرار کیا کہ آئین کی دو دفعات میں جو ترمیمات تجویز کی گئی ہیں۔ یہ غیر ضروری ہیں صرف ایک دفعہ میں ترمیم کافی ہے۔ یعنی آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں شق (۳) کا اضافہ کر دیا جائے۔ مگر غیر مسلم اقلیتوں کی فہرست میں قادیانیوں کا نام درج نہ کیا جائے بلکہ یہ بات عدالت پر چھوڑ دی جائے کہ دفعہ ۲۶۰ (۳) کا اطلاق قادیانیوں پر ہوتا ہے یا نہیں؟

حزب اختلاف کے قائد مفتی محمود صاحب اور مجلس عمل کے دوسرے رہنماؤں کا اصرار تھا کہ دفعہ ۱۰۶ (۳) میں قادیانیوں کا غیر مسلم اقلیتوں میں درج ہونا بہت ضروری ہے۔

مسٹر بھٹو نے اس رد و کد پر خاصہ وقت ضائع کیا۔ لیکن جب دیکھا کہ اب اس کے بغیر ان کے لئے کوئی چارۂ کار نہیں تو بادل نخواستہ اس کو منظور کرنا پڑا۔ اس طرح قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا جو مطالبہ علامہ محمد اقبال مرحوم نے انگریزی دور میں کیا تھا۔ وہ مسلمانوں کی مسلسل تحریک کی بدولت قیام پاکستان کے ۲۷ برس بعد (۷ ستمبر ۱۹۷۴ء) کو منوالیا گیا۔

والحمد للہ علیٰ ذالک

چونکہ بھٹو صاحب اس آئینی فیصلے میں مخلص نہیں تھے صرف دفع الوقتی کے لئے انہوں نے طوعاً و کرہاً یہ فیصلہ تسلیم کیا تھا اس لئے انہوں نے اپنے پورے دور حکومت میں اس فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کی نہ صرف یہ کہ کوشش نہیں کی بلکہ اس کے راستے میں رکاوٹ بنے۔ چنانچہ اس آئینی فیصلے کی تعمیل کے لئے انہوں نے قانون سازی سے اپنے معزول ہونے کے آخری لمحہ تک نہیں ہونے دی۔ حزب اختلاف نے ایک مسودہ قانون اسمبلی میں پیش کیا۔ مگر اس کو مسترد کر دیا گیا۔

مسٹر بھٹو تو صاحب غرض تھے۔ انہیں قادیانیوں سے ووٹ لینے تھے۔ اس لئے وہ انہیں ناراض نہیں کرنا چاہتے تھے۔ مگر موجودہ حکومت کو قادیانیوں سے کوئی لالچ نہیں اس لئے مسلمان موجودہ حکومت سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے آئینی تقاضوں کو پورا کرے گی۔ قادیانیوں کے سلسلہ میں جو مسائل فوری توجہ کے مستحق ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) قادیانی غیر مسلم ہونے کے باوجود اسلامی شعائر کو استعمال کرتے ہیں۔ ان کو اس سے قانوناً روکا جائے، مثلاً اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہنا، یا مسجد کے مشابہ عبادت گاہ بنانا، اذان کہنا۔ وغیرہ۔

(۲) قادیانی جن کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔ انہیں برطرف کیا جائے اور حکومت کے خاص رازان پر افشا نہ کئے جائیں، کیونکہ قادیانی اسلام اور مسلمانوں کے خیر خواہ نہیں۔ بلکہ بدترین دشمن ہیں۔

(۳) جن دفاتر میں قادیانی افسر ہیں وہ اپنے ماتحت مسلمانوں کو مرتد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جو ان کے ڈھب پر نہیں آتا اسے ہر ممکن طریقے سے تنگ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا خاص طور پر نوٹس لیا جائے۔

(۴) قادیانی مسلمانوں کے نام سے حج پر جاتے ہیں اور بشمول سعودی عرب کے اسلامی حکومتوں میں (جہاں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے) ملازمتیں کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری حکومت نے مسلمانوں اور قادیانیوں کے شناختی کارڈوں اور پاسپورٹوں میں کوئی امتیازی علامت نہیں رکھی اس لئے ضروری ہے کہ انکے شناختی کارڈوں اور پاسپورٹوں میں لفظ "غیر مسلم قادیانی" درج کیا جائے۔

(۵) قادیانیوں نے بیرون ملک پاکستان کے خلاف جو زہریلا پروپیگنڈہ شروع کر رکھا ہے اس کا توڑ کیا جائے۔

آخر میں ہم

حکومت سے مطالبہ کریں گے کہ ۷ ستمبر کا دن چونکہ مسلمانوں کے لئے ایک عظیم اور مبارک دن ہے اور اس دن ان کو ایک خفیہ دشمن سے نجات ملی اور فتح حاصل ہوئی۔ اس لئے اس دن کو قومی دن قرار دیا جائے۔ اور ملکی اور قومی سطح میں اس دن کا خاص طور پر اہتمام کیا جائے۔

کافی عرصے سے قادیانی بیرون ملک یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ ان کے خلاف ۷ ستمبر کا فیصلہ مسٹر بھٹو کی سازش تھی اور یہ کہ جنرل محمد ضیاء الحق کو قادیانیوں نے ایک درخواست پیش کی ہے جس میں اس فیصلہ کو منسوخ کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ چنانچہ لندن کا ایک اخبار جو قادیانیوں کا خصوصی ترجمان ہے اس نے اپنی ۲۶ اپریل تا ۲ مئی ۱۹۷۸ء کی اشاعت میں صفحہ اوّل پر پر شہ سرخی کے ساتھ یہ خبر شائع کی ہے۔

باقی صفحہ ۱۲ پر

بسلسلہ

نزولِ عیسیٰؑ امت کا اجماعی عقیدہ ہے۔

انبیاء علیہم السلام اور صحابہؓ کے علاوہ

تمام تابعین کرامؒ رفع و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام پر متفق ہیں

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قسط ۴

صحابہ کرام رضؓ کے بعد ہم حضرات تابعینؒ کے دور کو لیتے ہیں۔ جو حضرات صحابہ کرام اور بعد کی امت کے درمیان واسطہ ہیں اور جنہوں نے علوم نبوت اور صحابہ کرامؓ کے ارشادات بعد کی امت کو منتقل کئے ہیں۔ حضرات تابعین میں ایک شخص کا بھی نام نہیں ملتا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول کا منکر ہو۔ اس کے برعکس ان حضرات تابعینؒ کی تعداد سیکڑوں سے متجاوز ہے جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع آسمانی، ان کی حیات اور قرب قیامت میں ان کے دوبارہ تشریف لانے کا عقیدہ منقول ہے۔ یہاں چند اکابر تابعین کا حوالہ دینا کافی ہوگا۔

حضرت سعید بن مسیبؒ کا عقیدہ

حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ (م ۹۳ھ) اجلّہ تابعین میں سے ہیں، پوری امت ان کی جلالت قدر پر متفق ہے۔ علم و فضل کے لحاظ سے ان کو سید التابعین شمار کیا جاتا ہے۔ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عزیز داماد تھے، اور ان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخری زمانے میں نزول کی تصریح نقل کرتے ہیں۔ (صحیح بخاری ج۱ ص ۴۹۰ صحیح مسلم ج۱ ص ۸۷)

حضرت طاوسؒ کا عقیدہ

حضرت طاوس بن کیسانؒ (ف ۱۰۶ھ) مشہور تابعی ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ، ابن عباس، زید بن ثابت، زید بن ارقم اور

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم اکابر صحابہ کے شاگرد تھے۔ مصنف عبدالرزاق ج۱۱ ص ۳۷۸ میں بسند صحیح ان کا ارشاد نقل کیا ہے:

عشر آیات بین یدی الساعۃ۔ طلوع الشمس من مغربھا والدخان والدجال والدابۃ ونزول عیسیٰ الخ	قیامت کی علامات (کبریٰ) دس ہیں۔ آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا، دخان، دجال، دابۃ الارض اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا۔

نیز اسی میں ان کا یہ ارشاد بھی صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

ینزل عیسیٰ بن مریم اماماً ھادیاً ومقسطاً عادلاً۔ فاذا نزل کسر الصلیب وقتل الخنزیر ووضع الجزیۃ وتکون الملۃ واحدۃ ویوضع الامن فی الارض (ج ۱۱ ص ۴۰۰)	"حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام ہادی اور حاکم منصف کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ پس جب وہ نازل ہوں گے تو صلیب کو توڑ دیں گے۔ خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور دین صرف ایک ہو جائے گا۔ اور زمین میں امن کا دور دورہ ہوگا۔"

حضرت حسن بصریؒ کا عقیدہ

امام حسن بصری (ف ۱۱۰ھ) کی شہرہ آفاق شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ تفسیر ابن جریر ج۶ ص ۱۴ میں ان کا ارشاد نقل کیا ہے کہ انہوں نے آیت کریمہ وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ آیت سے مراد ہے اہل کتاب کا حضرت عیسیٰ علیہ

السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان لانا،

واللہ انہ الآن لحی عند	"اللہ کی قسم وہ اب اللہ تعالیٰ کے پاس
اللہ ۔ ولکن اذا نزل	زندہ ہیں ۔ لیکن جب وہ نازل ہوں
آمنوا بہ اجمعون.	گے تب سب اہل کتاب ان پر ایمان
	لائیں گے۔"

تفسیر درمنثور ج ۲ ص ۲۴۱ میں ان کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:۔

ان اللہ رفع الیہ عیسیٰ	"بے شک اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام
وھو باعثہ قبل یوم	کو اپنی طرف آسمان پر اٹھا لیا ہے اور
القیامۃ مقاما یؤمن	اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ بھیجیں گے تب
بہ البر والفاجر۔	ان پر تمام نیک و بد ایمان لائیں گے۔

امام محمد بن سیرینؒ کا عقیدہ

امام محمد بن سیرین بصری (ف ۱۱۰ھ) فرماتے ہیں

ینزل ابن مریم ، علیہ	"حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام،
لامتہ وممصرتان بین	اذان و اقامت کے درمیان نازل ہوں
الاذان والاقامۃ فیقولون	گے ۔ آلات جنگ اور دو زرد چادریں
لہ تقدم ، فیقول بل	ان کے زیب تن ہوں گی ۔ لوگ کہیں
یصلی بکم امامکم انتم	گے کہ آگے ہو کر نماز پڑھائیے ۔ آپ
امراء بعضکم علی بعض	فرمائیں گے نہیں بلکہ تمہارا امام ہی تمہیں
(مصنف عبد الرزاق ج ۱۱ ،	نماز پڑھائے گا تم ایک دوسرے پر
ص ۳۹۹ ۔)	امیر ہو۔"

نیز ان کا ارشاد ہے:۔

انہ المھدی الذی	"سچے مہدی وہ ہوں گے جن کی اقتداء
یصلی وراءہ عیسیٰ ۔	میں عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھیں گے۔"

(حوالہ بالا)

امام سیوطیؒ نے اپنے رسالہ "العرف الوردی" میں مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالے سے امام محمد بن سیرینؒ کا یہ ارشاد ان الفاظ میں نقل کیا ہے:۔

المھدی من ھذہ	"مہدی اس امت میں ہوں گے ۔
الامۃ وھو الذی	اور مہدی وہ ہوں گے جن کے اقتداء
یؤم عیسیٰ بن مریم	میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز
علیھما السلام ۔	پڑھیں گے۔"

(الحاوی للفتاوی)

امام محمد بن الحنفیہؒ کا عقیدہ

حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فرزند حضرت محمد بن الحنفیہ (ف ۸۰ھ) آیت کریمہ "وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں،

لیس من اھل الکتاب	اہل کتاب میں سے جو شخص مرتا ہے،
احد الا اتتہ الملائکۃ	فرشتے اس کے منہ اور پشت پر مارتے
یضربون وجھہ ودبرہ ثم	ہیں ۔ پھر کہا جاتا ہے کہ او اللہ کے دشمن!
یقال یا عدو اللہ ان	بے شک عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور
عیسیٰ روح اللہ وکلمتہ	کلمۃ اللہ ہیں۔ تو نے خدا پر جھوٹ باندھا
کذبت علی اللہ وزعمت	اور تو نے یہ عقیدہ جمایا کہ وہ خدا ہیں ۔
انہ اللہ ۔ وان عیسیٰ	اور عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں ۔ بلکہ وہ
لم یمت وانہ رفع	آسمان پر اٹھائے گئے ہیں ۔ اور قیامت
الی السماء وھو نازل قبل	سے پہلے نازل ہوں گے ۔ پس اس وقت
ان تقوم الساعۃ فلا	کوئی یہودی اور نصرانی ایسا نہیں رہے
یبقی یھودی ولا نصرانی	گا جو ان پر ایمان نہ لائے۔"
الا آمن بہ ۔	

(درمنثور ج ۲ ص ۲۴۱)

ابو العالیہؒ تابعی کا عقیدہ

حضرت ابو العالیہ رفیع بن مہران الریاحی البصریؒ (م ۹۳ھ) جلیل القدر تابعی ہیں، وہ فرماتے ہیں:۔

ما ترک عیسیٰ بن مریم	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب اٹھایا گیا
حین رفع الا مدرعۃ	تو ان کے پاس صرف یہ چیزیں تھیں،
صوف وخفی راع وخذافۃ	پشم کی ایک گودڑی، چرواہے کے سے
یحذف بہ الطیر۔	جوتے اور ایک غلیل جس سے پرندوں
درمنثور ج ۲ ، ص ۲۳۹	کا شکار کرتے تھے ۔

ابو رافعؒ تابعی کا عقیدہ

حضرت ابو رافع نفیع بن رافع المدنی سے بھی، جو اکابر تابعین میں سے ہیں، یہی مضمون منقول ہے (حوالہ بالا)

امام زین العابدینؒ، امام باقرؒ، اور امام جعفر صادقؒ کا عقیدہ

امام جعفر صادقؒ (م ۱۴۸ھ) اپنے والد امام محمد باقر (م ۱۱۴ھ) سے اور وہ اپنے والد ماجد امام علی بن حسین زین العابدین (م ۹۴ھ) رضی اللہ عنہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں:-

کیف تهلک امة انا اولها، والمهدی وسطها والمسیح آخرها۔ (مشکوٰۃ ص ۵۸۳)

وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں، درمیان میں مہدی ہیں اور آخر میں حضرت مسیح علیہ السلام ہوں گے۔

امام مجاہدؒ کا عقیدہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مایۂ ناز شاگرد حضرت امام مجاہد بن جبیرؒ (م ۱۰۳ھ) حق تعالیٰ کے ارشاد "وَلٰکِنْ شُبِّهَ لَهُمْ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

صلبوا رجلا غیر عیسیٰ شبهوه بعیسیٰ یحسبونه ایاه۔ ورفع اللہ الیه عیسیٰ حیًا۔ (در منثور ج ۲ ص ۲۳۸ و تفسیر ابن جریر ج ۶ ص ۱۲)

یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بجائے ایک اور آدمی کو سولی پر لٹکایا جسے لوگ عیسیٰ سمجھ رہے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف زندہ اٹھا لیا۔

نیز در منثور میں بحوالہ ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن المنذر و ابن ابی حاتم حضرت مجاہدؒ کا یہ قول نقل کیا ہے:

رفع ادریس کما رفع عیسیٰ ولم یمت۔

ادریس علیہ السلام کو بھی عیسیٰ علیہ السلام کی طرح آسمان پر اٹھا لیا گیا اور وہ مرے نہیں۔

امام قتادہؒ کا عقیدہ

حضرت قتادہ بن دعامہؒ (م ۱۱۷ھ) حق تعالیٰ کے ارشاد "وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

اذا نزل امنت به الادیان کلها۔ ویوم القیٰمة یکون علیهم شهیدًا انه قد بلغ رسالة ربه واقر علی نفسه بالعبودیة۔

جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ تو تمام اہل ادیان ایمان لے آئیں گے۔ اور آپ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے کہ آپ نے اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا تھا۔ اور اپنی بندگی کا اقرار کیا تھا۔

(در منثور ج ۲ ص ۲۴۱ و تفسیر ابن جریر ج ۶ ص ۱۴)

نیز آیت کریمہ "یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

هذا من المقدم والمؤخر وتقدیره انی رافعک الی ومتوفیک یعنی بعد ذالک۔

"آیت میں تقدیم و تاخیر ہے" اور مطلب یہ ہے کہ اے عیسیٰ! سر دست میں تجھے اٹھانے والا ہوں پھر اس کے بعد کے آخری زمانے میں تجھے وفات دوں گا"

(تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۶۶)

نیز آیت کریمہ "وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

نزول عیسیٰ علیه السلام علم للساعة

"(قرب قیامت میں) عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا قیامت کی نشانی ہے"

(در منثور ج ۶ ص ۲۰)

امام ابو مالک غفاریؒ تابعی کا عقیدہ

جلیل القدر تابعی حضرت غزوان ابو مالک الغفاری الکوفی آیت کریمہ "وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

ذالک عند نزول عیسیٰ

یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول

ابن مریم ۔ لا یبقی احد من اھل الکتاب الا امن بہ ۔

ہونے کے بعد ہوگا اس وقت اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہیں رہے گا جو آپ پر ایمان نہ لائے۔

(تفسیر ابن جریر ج۶ ص۱۴)

امام محمد بن زید تابعیؒ کا عقیدہ

امام مالکؒ کے استاذ حضرت محمد بن زید تابعیؒ آیت کریمہ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اذا نزل عیسی علیہ السلام فقتل الدجال لم یبق یھودی فی الارض الا آمن بہ ۔

جب عیسٰی علیہ السلام (آخری زمانے میں) نازل ہوکر دجال کو قتل کردیں گے تو کوئی یہودی زمین پر باقی نہیں رہے گا مگر آپ پر ایمان لے آئے گا۔

(تفسیر ابن جریر ج۶ ص۱۴)

(جاری ہے)

بقیہ: خصائل نبوی ؐ

یحب موافقۃ اھل الکتاب فیما لم یؤمر فیہ بشیٔ ثم فرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسہ ۔

۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اولاً بالوں کو بغیر مانگ نکالے ویسے ہی چھوڑ دیا کرتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے اور اہل کتاب نہیں نکالتے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ابتداً ان امور میں جن میں کوئی حکم نازل نہیں ہوتا تھا ۔ اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے لیکن اس کے بعد یہ منسوخ ہوگیا اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مخالفت اہل کتاب کرنے لگے ۔

۸۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الرحمن بن مھدی عن ابراھیم بن نافع المکی عن ابن ابی نجیح عن مجاھد عن ام ھانی قالت رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذا ضفائر اربع ۔

۸۔ ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چار گیسوؤں والا دیکھا۔

فائدہ بظاہر یہ حدیث وہی حدیث ہے جو پہلے گزر چکی ہے ۔

بقیہ، ستمبر

"احمدی اور قادیانی مسلمان ہوگئے"

غیر مسلم قرار دینے سے متعلقہ فیصلہ پیپلز پارٹی کے غدار شیطانی ٹولے کی سازش تھی ۔

"جنرل ضیاء سے نظر ثانی کرنے اور احمدیوں کو مسلمان کرنے کا مطالبہ"
لندن سے معلوم ہوا ہے ۔کہ احمدیہ کمیونٹی کے بعض اکابرین نے ایک تحریری درخواست میں چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق سے استدعا کی ہے ۔کہ احمدیوں اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بارے میں قومی اسمبلی کا فیصلہ کالعدم قرار دیا جائے اور انہیں مسلمانوں کے دوسرے فرقوں کی طرح مسلمان سمجھا جائے۔ درخواست میں کہا گیا ہے ۔کہ وہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک اور رسول کریم صلعم پر ایمان رکھتے ہیں اور غیر مسلم قرار دینا سراسر زیادتی ہے۔ اس لئے قومی اسمبلی کے متعصبانہ فیصلہ پر نظر ثانی کی جائے ۔

درخواست میں قیام پاکستان میں چوہدری سر ظفر اللہ خاں سے لیکر پاکستان کے سائنسی ترقی میں ڈاکٹر عبد السلام ایسے احمدی اکابرین کی خدمات کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا ہے۔ اور احمدیوں کو مسلمان پاکستانی قوم کا ایک موثر حصہ قرار دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ احمدیوں اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ قوم کا فیصلہ نہیں تھا بلکہ پیپلز پارٹی کے غدار شیطانی ٹولے کا فیصلہ تھا ۔"

قادیانیوں کا یہ پروپیگنڈہ بے حد اشتعال انگیز اور شر آمیز ہے ۔ مسلمان مارشل لاء حکومت سے صرف یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ قادیانیوں نے لندن کے "آزاد" اخبار میں جو خبر شائع کرائی ہے ؟ کیا یہ صحیح ہے اگر صحیح نہیں تو حکومت کا فرض ہے کہ قادیانیوں کے ذمہ دار لوگوں سے اس جھوٹ کی تردید کرائے ۔ نیز یہ تحقیقات کرائی جائے کہ اس شر انگیز جھوٹ کا ذمہ دار کون ہے؟

(بشکریہ روزنامہ ...)

بقیہ افادات عارفی

ترقی نہ ہو مگر ان لغزشوں سے بچنے کے لئے اور متنبہ ہونے کے لئے تمام بڑے بڑے علماء اور صوفیاء نے اللہ والوں سے اصلاحی تعلق قائم کیا اور اپنی طرف منسوب کرنا چھوڑ دیا ۔

بسلسلہ

بائبل سے بائبل کی تکذیب

بائبل سے قرآن کی تصدیق

قسط ۲

تحریر:- پروفیسر ڈاکٹر احسان الحق رانا

حضرت داؤدؑ کی اعلیٰ نسبی

قرآن مجید سے راہنمائی

"بائبل سے بائبل کی تکذیب" صفحہ ۱۵ پر قرآن مجید کی سورۃ آل عمران کی آیات ۳۳ - ۳۴ کے حوالے سے ہم نے یہ نظریہ قائم کیا تھا کہ ان آیات قرآنی میں یہ جو بیان کیا گیا ہے - اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝ ترجمہ :- خدا نے آدم اور نوح اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو تمام جہان کے لوگوں میں منتخب کیا تھا۔" اور بعد کی آیات میں حضرت مریم اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے والد حضرت زکریا علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے تو اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ ترجمانی اسرائیل کے انبیاء کا تعلق خاندان عمران سے ہونا چاہیئے - یہ عمران بائبل کا عمرام بن قہات بن لاوی ہے۔ اور حضرت موسیٰؑ و حضرت ہارونؑ اس عمرام کے بیٹے تھے۔

بائبل سے قرآن مجید کی تصدیق

اس نظریہ کے پیش نظر ہم نے یہ اصول وضع کیا تھا کہ بائبل میں اسرائیل قوم کے ایک نبی حضرت سموئیلؑ کو عمران کی بجائے افرائیم کے قبیلے سے قرآن مجید کی تصدیق اور بائبل سے خود بائبل کی تکذیب ہونا قرار دیں گے۔ ہم نے اسے دلائل و براہین سے "بائبل کی تکذیب" نام کے کتابچہ میں ثابت کیا تو تجاہل عارفانہ سے کام لے کر ایک پادری نے اس کے رد میں جو کچھ ہمیں لکھ بھیجا تھا اس پر تفصیل کے ساتھ بحث ہم گذشتہ صفحات میں کر چکے ہیں۔ اس باب میں ہم حضرت داؤدؑ حضرت سلیمانؑ اور حضرت مسیح علیہم السلام کا بائبل کے زانی یہوداہ اور ولد الزنا فارص کی نسل سے ہونے کی بجائے قرآن مجید کے قول کے مطابق آپ کی اعلیٰ نسبی یعنی عمران کے خاندان سے تعلق کا ثبوت بائبل سے پیش کرتے ہیں۔

بائبل میں انبیائے سابقین پر بہتان

بائبل میں حضرت داؤدؑ حضرت سلیمانؑ اور حضرت مسیح علیہم السلام کو اس فارص کی نسل سے منسوب کیا گیا ہے جو حضرت یعقوبؑ کے بیٹے یہوداہ کا اپنی بہو تمر کے ساتھ مباشرت کرنے سے پیدا ہوا تھا۔ یہی نہیں اس نسبی سلسلے میں جدہ کے طور پر ایک اور عورت روت کا یہ کردار بھی شامل کیا گیا ہے کہ ان انبیاء کا ایک جد "بوعز کھاپی چکا اور اس کا دل خوش ہوا تو وہ غلہ کے ڈھیر کی ایک طرف جا کر لیٹ گیا۔ تب وہ چپکے چپکے آئی اور اس کے پاؤں کھول کر لیٹ گئی" (روت ۳:۷)

ہم نے "بائبل سے بائبل کی تکذیب" میں ان برگزیدہ انبیاء کو ان فحش بہتانوں سے پاک قرار دیا تو مسیحی پادری شمعون ناصر صاحب نے ہمیں "بڑے جھوٹ کا خالق" قرار دیا۔ اس طرح ہم بھی ان کے بہتانوں کا شکار ہونے سے بچ نہیں سکے۔ اس لئے ہمیں انبیائے سابقین کی بریت کا ثبوت دے کر اپنی بریت کرنے کا اہتمام کرنا پڑا ہے۔

حضرت داؤدؑ کا حسب نسب معلوم کرنے میں دشواری

بادی النظر میں بائبل کے اندر حضرت داؤدؑ کا حضرت ہارونؑ بن عمرام بن قہات بن لاوی بن حضرت یعقوبؑ کی نسل سے ہونے کا ثبوت نہیں ملتا۔ لیکن بنظر غائر بائبل کا مطالعہ اگر کیا جائے تو یہ نسب نامہ درست ثابت ہوتا ہے اس مسئلہ کو حل کرنے میں ہمیں ان احکام کا جائزہ لیکر مدد ملتی ہے جنہیں خدا نے حضرت موسیٰؑ کو دیکر حضرت ہارونؑ اور ان کی نسل کو بنی اسرائیل میں برگزیدہ کیا تھا۔ اور انہیں پیشوا بنا کر کہانت کے مخصوص فرائض ان کے سپرد کئے تھے۔ اس کے علاوہ پادری شمعون ناصر صاحب کا پیش کردہ یہ نظریہ بھی کارآمد ہے کہ اسرائیل دو نسبتی ناموں یعنی ملکی اور نسبی نسبتوں سے پکارے جاتے تھے۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

خاندان ہارونؑ کا انتخاب اور مخصوص کام

بائبل میں خدا کا حضرت ہارونؑ اور ان کی نسل کو حضرت موسیٰؑ اور خود حضرت ہارونؑ کے ذریعے منتخب کیے جانے کا ذکر کئی جگہوں پر کیا گیا ہے۔ اور انہیں واضح کرنے کے لئے ہم بائبل کے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں۔

بنی لاوی کا منتخب کیا جانا

لاوی کاہنوں یعنی لاوی کے قبیلہ کا کوئی حصہ اور میراث اسرائیل کے ساتھ نہ ہو۔ وہ خداوند کی آتشین قربانیاں اور اسی کی میراث کھایا کریں۔ اس لئے ان کے بھائیوں (باقی بنی اسرائیل) کے ساتھ ان کو میراث نہ ملے۔ خداوند ان کی میراث ہے جیسا اس نے خود کہا ہے۔ خداوند تیرے خدا نے اس کو تیرے سب قبیلوں میں سے چن لیا ہے تاکہ وہ اور اس کی اولاد ہمیشہ خداوند کے نام سے خدمت کے لئے حاضر رہیں۔" (استثنا ۱۸:۱، ۲، ۵)۔

"اور ہارونؑ) دیکھ میں نے بنی لاوی کو جو تمہارے بھائی ہیں بنی اسرائیل سے الگ کر کے خداوند کی خاطر بخشش کے طور پر تم کو سپرد کیا تاکہ وہ خیمہ اجتماع (عبادت گاہ) کی خدمت کریں۔ پر مذبح اور پردہ (عبادت گاہ کے پاک ترین مقام) کے اندر کی خدمت تیرے اور تیرے بیٹوں کے ذمہ ہے۔ سو اس کے لئے تم اپنی کہانت کی حفاظت کرنا۔ وہاں تم ہی خدمت کیا کرنا۔ کہانت کی خدمت کا شرف میں تم کو بخشتا ہوں۔ اور جو غیر شخص نزدیک آئے وہ جان سے مارا جائے۔ (گنتی ۱۸:۶، ۷)۔

کہانت کا لباس

پھر موسیٰ ہارونؑ اور اس کے بیٹوں کو آگے لایا اور ان کو غسل دلایا۔ اور اس کو کرتا پہنا کر کمر بند لپیٹا اور اس کو جبہ پہنا کر اس پر افود لگایا اور افود کے کاریگری سے بنے ہوئے کمر بند کو لپیٹا اور اس کو اس کے اوپر کس دیا۔ (احبار ۸:۶، ۷)

کہانت کے لئے مسح کرنا

مسح کرنے سے مراد خاص قسم کا خوشبو دار زیتون کا تیل سر پر ڈال کر مقدس کرنا ہے۔ اس کے لئے یہ حکم ہے۔ "اور خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ تو مقدس کی مثقال کے حساب سے خاص خاص خوشبودار مصالحے لینا۔ ۔ ۔ ۔ اور تیل پانچ سو مثقال اور زیتون کا تیل ایک ہین۔ اور تو ان سے مسح کرنے کا پاک تیل بنانا یعنی ان کو گندھی کی حکمت کے مطابق ملا کر ایک خوشبودار روغن تیار کرنا یہی مسح کرنے کا پاک تیل ہو گا۔ اور تو ہارونؑ اور اس کے بیٹوں کو مسح کرنا اور ان کو مقدس کرنا تاکہ وہ میرے لئے کاہن کی خدمت کو انجام دیں۔ اور تو بنی اسرائیل سے کہہ دینا کہ یہ تیل میرے لئے پشت در پشت مسح کرنے کا پاک تیل ہو گا۔ کسی آدمی کے جسم پر نہ ڈالا جائے اور نہ تم کوئی اور روغن اس کی ترکیب سے بنانا اس لئے کہ یہ مقدس ہے اور تمہارے نزدیک مقدس ٹھہرے۔ جو کوئی اس کی طرح کچھ بنائے یا اس میں سے کسی اجنبی پر لگائے وہ اپنی قوم میں سے کاٹ ڈالا جائے۔" (خروج ۳۰:۲۲-۲۵، ۳۰-۳۳)

"اور جیسے ان کے باپ (ہارونؑ) کو مسح کرے ویسے ہی ان (حضرت ہارونؑ کے بیٹوں) کو مسح کرنا تاکہ وہ میرے لئے کاہن کی خدمت کو انجام دیں اور ان کا مسح ہونا ان کے لئے نسل در نسل ابدی کہانت کا نشان ہو گا۔" (خروج ۴۰:۱۵)

شہادت کا صندوق اور خیمۂ اجتماع

کیکر کی لکڑی کا ایک صندوق حضرت موسیٰؑ نے خدا کے حکم سے بنوایا تھا اس میں کوہ طور پر ملنے والی خدا کے احکام کی لوحیں۔ اور حضرت موسیٰؑ کی لکھوائی شریعت کی کتاب یعنی توریت رکھی رہتی تھی۔ اسے شہادت کا صندوق کہتے تھے۔ خدا کے حکم سے حضرت موسیٰؑ نے ایک خیمہ بھی بنوایا تھا۔ اس خیمہ کو خیمۂ اجتماع کہتے تھے اس خیمہ کے اندرونی حصہ میں پردے کے پیچھے شہادت یا خدا کے عہد کا صندوق رکھا رہتا تھا اور اسے پاک ترین مقام کہا جاتا تھا۔ اس کے نزدیک حضرت ہارونؑ اور اس کی نسل کے سردار کاہن کے سوا کوئی نہیں جا سکتا تھا۔ کوئی دوسرا اگر نزدیک جاتا یا اسے چھوتا تو وہ مر جاتا تھا۔ اس کے متعلق بائبل میں مرقوم ہے۔

"اور وہ کیکر کی لکڑی کا ایک صندوق بنائیں جس کی لمبائی ڈھائی ہاتھ اور چوڑائی ڈیڑھ ہاتھ ہو۔ اور تو اس شہادت نامہ (لوحوں) کو جو میں تجھے دوں گا اسی صندوق میں رکھنا۔ اور خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ پہلے مہینے کی پہلی تاریخ کو تو خیمۂ اجتماع کے مسکن کو کھڑا کر دینا۔ اور اس میں شہادت کا صندوق رکھ کر بیچ کا پردہ کھینچ دینا۔" (خروج ۲۵:۱۰، ۱۶+۴۰:۱، ۲، ۳)۔

"خداوند موسیٰ سے ہم کلام ہوا اور خداوند نے موسیٰ سے کہا اپنے بھائی ہارونؑ سے کہہ کہ وہ ہر وقت پردہ کے اندر پاک ترین مقام میں سر پوش کے پاس جو صندوق کے اوپر ہے نہ آیا کرے تاکہ وہ مر نہ جائے۔" (احبار ۱۶:۲)۔

اور جب ہارونؑ اور اس کے بیٹے مقدس کو اور مقدس کے سب اسباب کو ڈھانک چکیں تب خیمہ گاہ کے کوچ کے وقت بنی قہات اس کے اٹھانے کے لئے آئیں لیکن وہ مقدس کو نہ چھوئیں تا نہ ہو کہ وہ مر جائیں.......... وہ مقدس

کو دیکھنے کی خاطر دم بھر کے لیے بھی اندر نہ آنے پائیں تا نہ ہو کہ وہ مر جائیں۔"

(گنتی ۴: ۱۵، ۲۰)

" اور وہ خدا کے صندوق کو ایک نئی گاڑی پر رکھ کر ابینداب کے گھر سے باہر نکال لائے اور عزا اور اخیو گاڑی کو ہانک رہے تھے۔ جب وہ کیدون کے کھلیہان پر پہنچے تو عزا نے صندوق کو تھامنے کو اپنا ہاتھ بڑھایا کیونکہ بیلوں نے ٹھوکر کھائی تھی۔ تب خداوند کا قہر عزا پر بھڑکا اور اس نے اس کو مار ڈالا اس لیے اس نے اپنا ہاتھ صندوق پر بڑھایا تھا اور وہیں خداوند کے حضور مر گیا۔" (۱۔ تواریخ ۱۳: ۷، ۹، ۱۰)۔

خیمۂ اجتماع کے متعلق یہ حکم تھا:

اور آگے کو بنی اسرائیل خیمۂ اجتماع کے نزدیک ہرگز نہ آئیں تا نہ ہو کہ گناہ ان کے سر لگے اور وہ مر جائیں۔" (گنتی ۱۸: ۲۲)۔

بخور بنانا

اور خداوند نے موسیٰ سے کہا تو خوشبودار مصالح مر اور مصطکی اور لون اور خوشبودار بیرزہ کے ساتھ خالص لبان وزن میں برابر برابر لینا۔ اور نمک ملا کر اُن سے گندھی کی حکمت کے مطابق خوشبودار روغن کی طرح صاف اور پاک بخور بنانا۔ اور جو بخور تو بنائے اس کی ترکیب کے مطابق تم اپنے لیے کچھ نہ بنانا۔ وہ بخور تیرے نزدیک خداوند کے لئے پاک ہو۔ جو کوئی سونگھنے کے لیے بھی اس کی طرح کچھ بنائے وہ اپنی قوم میں سے کاٹ ڈالا جائے۔"

(خروج ۳۰: ۳۴، ۳۵، ۳۷، ۳۸)

قربانگاہ (مذبح) اور بخور جلانا

اور تو بخور جلانے کے لیے کیکر کی لکڑی پر وہ کے آگے رکھنا جو شہادت کے صندوق کے سامنے ہے۔ وہ سرپوش کے سامنے رہے جہاں میں تجھ سے ملا کروں گا۔ اسی پر ہارون خوشبودار بخور جلایا کرے۔ ہر صبح چراغوں کو ٹھیک کرتے وقت بخور جلائے۔ اور زوال غروب کے درمیان بھی جب ہارون چراغوں کو روشن کرے تب بخور جلائے۔ یہ بخور خداوند کے حضور تمہاری پشت در پشت ہمیشہ جلایا جائے۔" (خروج ۳۰: ۱، ۶-۸)۔

غیر کاہن کا بخوردان تھامنے کا انجام

" اور انہوں (کاہنوں) نے عزیاہ بادشاہ کا سامنا کیا اور اس سے کہنے لگے اے عزیاہ خداوند کے لئے بخور جلانا تیرا کام نہیں بلکہ کاہنوں یعنی ہارون کے بیٹوں کا کام ہے۔ جو بخور جلانے کے لئے مقدس کئے گئے ہیں۔۔۔۔ ۔۔۔ تب عزیاہ غصہ ہوا اور خوشبو جلانے کو بخوردان اپنے ہاتھوں میں لیے ہوئے تھا اور جب وہ کاہنوں سے جھنجلا رہا تھا تو کاہنوں کے سامنے ہی خداوند کے گھر کے اندر بخور کی قربانگاہ کے پاس اس کی پیشانی پر کوڑھ پھوٹ نکلا۔"

(۲۔ تواریخ ۲۶: ۱۸، ۲۰)۔

خدا کا نام لیکر برکت دینا

اور ہارون الگ کیا گیا کہ وہ اور اس کے بیٹے ہمیشہ پاک ترین چیزوں کی تقدیس کریں اور سدا خداوند کے آگے بخور جلائیں اور اس کی خدمت کریں اور اس کا نام لے کر برکت دیں۔" (۱۔ تواریخ ۲۳: ۱۳)۔

اور ہارون نے جماعت کی طرف اپنے ہاتھ بڑھا کر ان کو برکت دی اور خطا کی قربانی اور سلامتی کی قربانی گزران کر نیچے اتر آیا۔ اور موسیٰ اور ہارون خیمۂ اجتماع میں داخل ہوئے اور باہر نکل کر لوگوں کو برکت دی۔" (احبار ۹: ۲۲، ۲۳)

نذر کی روٹیاں

" اور تو دو ہاتھ لمبی اور ایک ہاتھ چوڑی اور ڈیڑھ ہاتھ اونچی کیکر کی لکڑی کی ایک میز بنانا۔ اور تو اس میز پر نذر کی روٹیاں ہمیشہ میرے روبرو رکھنا۔" (خروج ۲۵: ۲۳، ۳۰)۔ " اور یہ روٹیاں ہارون اور اس کے بیٹوں کی ہوں گی۔ وہ ان کو کسی پاک جگہ میں کھائیں کیونکہ وہ ایک جاودانی آئین کے مطابق خداوند کی آتشین قربانیوں میں سے ہارون کے لئے نہایت پاک ہیں۔" (احبار ۲۴: ۹)۔

بقیہ۔ لاہوری مرزائی کا مغالطہ

" انت منی بمنزلۃ ولدی" پر ایمان لانا فرض ہو گا۔ تو اس صورت میں وہ بجائے ایک ابن اللہ (مسیح) کے دو ابن اللہ (مسیح و مرزا) کا قائل ہو گا۔ یعنی ایک ابن اللہ حضرت عیسیٰ اور دوسرا مرزا۔ پس کوئی مسلمان مرزائیوں کو تبلیغ اسلام کے لئے ہرگز چندہ نہ دے جب تک اسباب کا فیصلہ نہ ہو کہ کس اسلام کی تبلیغ مرزائی کریں گے۔ کیا لاہوری مرزائی جماعت تحریری اقرار دیتی ہے کہ وہ مرزائیت کی تبلیغ نہ کریں گی۔ جب تک وہ تحریر اقرار دے اس کرکٹ کا تشفی بخش جواب نہ دیں ورنہ غضب الٰہی کے مورد ہوں گے۔

والسلام

قدیم تحریرات

لاہوری مرزائی کا مغالطہ

ہمیں ایک قدیم اور بوسیدہ اشتہار ملا ہے، جو جناب پیر بخش پینشنر پوسٹ ماسٹر نے لاہوری مرزائیوں کے جواب میں ۱۹۱۵ء میں شائع کیا گیا۔ ہم اسے قارئین کے لیے مضمون کی اہمیت کے پیش نظر یہاں نقل کرتے ہیں۔ ——— (مدیر مسئول)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ الہ و اصحابہ

الممس الفضل العیم ؎

چوں برد قاموس عیاش ہر لحظہ برگ
یا رومی روم بالش یا زنگی رنگ

برادران اسلام! لاہوری مرزائی جماعت کی طرف سے ایک دو ورقہ اشتہار شائع ہوا ہے۔ جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعویٰ نبی و رسول ہونے کا ہرگز نہ تھا مسلمان ہماری قسمیہ شہادت پر اعتبار کریں اور مرزا صاحب کو مدعی رسالت نہ سمجھیں اور نہ انکو بسبب دعویٰ نبوت و رسالت کافر و خارج از اسلام سمجھیں۔ جن اشخاص نے انکو نبی سمجھا ہے غلو کیا ہے اور علمائے اسلام نے الزام لگا کر ان کی تکفیر کی ہے۔ غلط ہے۔ حقیقت میں وہ نبوت و رسالت کے مدعی نہ تھے " اور چند شعر مرزا صاحب کے (جو انہوں نے قبل از دعویٰ لکھے تھے) لکھ کر مسلمانوں کو مغالطہ دینا چاہا ہے وہ شعر یہ ہیں۔

ما مسلمانیم از فضل خدا ؏ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام ؏ دامن پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام ؏ ہر نبوت را برو شد اختتام

چونکہ یہ ایک عظیم الشان مغالطہ ہے جو قسم کھا کر ان احباب نے لکھا ہے کہ

(۱) حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ سچے مسلمان تھے اور ان تمام عقائد پر قائم تھے جو اہل سنت والجماعت کے عقائد ہیں۔

(۲) آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی یقین کرتے تھے اور آپ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے کو کاذب کافر یقین کرتے تھے۔

(۳) آپ نے نبوت و رسالت کا ہرگز دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ مجددیت اور مجددیت کا دعویٰ کیا ہے۔

لہٰذا مسلمانوں کے لیے اطلاع کے لئے مرزا صاحب کے وہ الہامات اور تحریرات پیش کی جاتی ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب رسالت و نبوت کے مدعی تھے خاتم الانبیاء صلعم کو خاتم نبوت نہ جانتے تھے اس لئے مسلمان نہ تھے۔ تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہو کہ لاہوری جماعت کے مرزائی صاحبان نے خلاف واقعہ حلفیہ شہادت صرف مسلمانوں سے چندہ وصول کرنے کی خاطر دی ہے ورنہ اشاعت اسلام کا فقط بہانہ ہے۔ وہ دراصل اشاعت مرزائیت کرتے ہیں۔

جواب نمبر ۱

مرزا صاحب ہرگز سچے مسلمان نہ تھے وہ خود لکھتے ہیں:-

"پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو آریوں کا بادشاہ " الخ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۸۵)

اور وہ لیکچر سیالکوٹ میں فرماتے ہیں کہ:-

"حقیقت روحانی کے رو سے میں کرشن کال جو ہندو مذہب کے بڑے اوتاروں میں سے ایک تھا" الخ جب مرزا صاحب کا اپنا اقرار ہے کہ میں آریہ ہوں۔ بلکہ آریوں کا بادشاہ ہوں تو پھر مسلمان ہرگز نہ رہے۔ کیونکہ آریہ لوگ تناسخ کے قائل اور قیامت کے منکر ہیں اور کرشن جی مہاراج کا بھی یہی مذہب تھا۔ چنانچہ وہ گیتا میں لکھتے ہیں۔

بقید تناسخ کند داورش ؏ بانواع قالب درون آورش
نہ تنہائے معبود درمیرو ند ؏ بجسم سگ و خوک درمیر وند

جس کا مطلب یہ ہے کہ اعمال کی سزا و جزا اسی دنیا میں بذریعہ آواگون یعنی تناسخ ملتی ہے۔ یوم الآخرت کوئی نہیں (دیکھو گیتا مترجمہ فیضی صفحہ ۱۳۶)

پھر کرشن جی ارجن کو فرماتے ہیں۔ ہم سب گزشتہ جنموں میں بھی پیدا ہوئے تھے اور اگلے جنموں میں بھی پیدا ہوں گے جس طرح انسانی زندگی لڑکپن جوانی بڑھاپا ہوا کرتا ہے اسی طرح انسان بھی مختلف قالب قبول کرتا ہے اور پھر اس قالب کو چھوڑ دیتا ہے۔ (دیکھو گیتا اشلوک ۱۲، ۱۳ ادھائے ۲ مترجمہ دوارکا پرشاد افق)

پھر کرشن جی فرماتے ہیں جس طرح انسان پوشاک بدلتا ہے اسی طرح آتما بھی ایک قالب سے دوسرے قالب کو قبول کرتی ہے (اشلوک ۲۲ ادھائے ۲)

برادران اسلام! یا تو مرزا صاحب کا کرشن ہونا غلط ہے یا مسلمان ہونا غلط ہے کیونکہ کوئی شخص مسلمان اور ہندو دونوں مذاہب کا متبع نہیں ہو سکتا۔ کیا کسی مجدد اور مسلمان اہل سنت والجماعت کے ایسے اعتقاد ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اس طرح تو کفر و اسلام میں کچھ فرق نہ رہا۔

جواب نمبر ۲

مرزا صاحب اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتے اور کافر مدعی نبوت کو کاذب کافر یقین کرتے تو خود دعویٰ نہ کرتے۔ ہم ذیل میں مرزا صاحب کے الہامات لکھتے ہیں۔ لاہوری مرزائی جماعت جواب دیں کہ یہ الہام سچے ہیں یا جھوٹے؟

پہلا الہام:۔ یٰسین و انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم

ترجمہ:۔ اے سردار تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر (حقیقۃ الوحی ص۱۰۷)

مرزائی جواب دیں کہ جو شخص مرسلین میں ہو وہ رسول ہوتا ہے یا نہیں؟ اسی قرآن الٰہی نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل رسول بنایا جب وہی الفاظ مرزا صاحب کو خدا نے فرمائے تو وہ کیوں کامل نبی و رسول نہیں یا یہ کہو کہ مرزا صاحب نے خدا پر افترا کیا ہے۔

دوسرا الہام:۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی انما الٰھکم الٰہ واحد

ترجمہ:۔ اے نبی ان سے کہہ دے کہ میں تمہاری طرح انسان ہوں مجھ کو میری طرف وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص۸۱)

یہ آیت بھی محمد رسول اللہ کو کامل رسول بناتی ہے تو پھر مرزا جی پر اترے تو وہ کیوں رسول نہ ہوں۔

تیسرا الہام:۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

ترجمہ:۔ ہم نے تجھے تمام دنیا کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ (حقیقۃ الوحی ص۸۲)

قرآن کی یہ آیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل رسول و رحمت بناتی ہے۔ پھر مرزا صاحب پر اتری تو وہ کیوں کامل رسول نہ ہوں۔

قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی انما الٰھکم الٰہ واحد

یٰسین والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم

چوتھا الہام ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ

ترجمہ:۔ خدا وہ ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ اگر یہ الہام خدا کی طرف سے سچا جانے تو مرزا جی صاحب شریعت رسول ہیں اور دین حق لے کر آئے ہیں جسے وہ سب دینوں پر غالب کریں گے۔

پانچواں الہام:۔ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔

ترجمہ:۔ اے مرزا تو تمام کو کہہ دے کہ میں اللہ کا رسول ہو کر تمہاری طرف آیا ہوں۔ (اخبار الاخیار مصنفہ مرزا صاحب ص۳)

مرزا صاحب انجام آتھم کے صفحہ ۶۲ پر لکھتے ہیں:۔

"اور الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے" اس میں لکھا ہے کہ جو کچھ مرزا جی کہے اس پر ایمان لاؤ۔ تو مرزائی صاحبان اس کا جواب دیں کہ جب مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ میں رسول ہوں، خدا ہوں، خدا کا بیٹا ہوں وغیرہ وغیرہ تو سب مرید دل کو اس پر ایمان لانا چاہیے کیا آپ مرزا جی کے مرید نہیں کہ ان کو نبی نہیں مانتے؟ یہ تو مرزا صاحب کے وہ الہام ہیں۔ جن میں خدا تعالیٰ نے بقول ان کے انہیں نبی و رسول ہونے کی سندات دی ہیں۔ اگر ان الہامات میں مرزا جی مخاطب ہیں اور خدا متکلم۔ تو پھر مرزا جی کیوں ایسے ہی رسول نہیں۔ جیسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے باوجودیکہ سندات آپ کے نزدیک ایک ہی ہیں۔ آپ صاحبان کا کیا منصب ہے کہ کلام خدا سے انکار کر کے کہیں کہ ہم مرزا جی کو نبی نہیں مانتے بلکہ لاہوری وہ کہتے ہیں مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر الخ (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۹) پھر لکھتے ہیں "غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک مرد مخصوص ہوں جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں الخ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

مرزائی صاحبان جواب دیں کہ کسی مجدد نے ایسا لکھا؟ دوسری جگہ مرزا صاحب لکھتے ہیں

۵ اینچه من بشنوم ز وحی خدا ✤ بخدا پاک دانمش ز خطا
همچو قرآن منزه اش دانم ✤ از خطاها همیں ست ایمانم

یعنی میں جو کچھ وحی الٰہی سے سنتا ہوں خدا کی قسم اس کو قرآن شریف کی مانند خطا سے پاک سمجھتا ہوں اور یہی میرا ایمان ہے۔"

اب ہم مرزائی صاحبان سے پوچھتے ہیں کہ آپ کا قسم کھا کر لکھنا کہ مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت و رسالت نہ تھا سچا ہے یا مرزا صاحب کا! جو قسم کھا کر کہتے ہیں کہ میں اپنی وحی کو قرآن کی مانند یقین کرتا ہوں (بے ادبی معاف) پہلے گرو اور چیلوں یا مرشد اور بالکوں میں فیصلہ ہونا چاہیئے کہ کس کی قسم کھا کر بتانا درست مانا جائے۔

مرزائیوں نے لکھا ہے کہ مرزا صاحب پر الزام لگائے جاتے ہیں کہ انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ میں خدا ہوں۔ مجھے کن فیکون کا اختیار دیا گیا۔ میں خدا کا رسول ہوں، صاحب شریعت ہوں نبی ہوں وغیرہ۔ یہ محض آپ کا افترا ہے الخ اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب کے الہامات سے انکا دعویٰ نبوت و رسالت ثابت ہے۔ اگر ان کی تحریریں نہ دکھا دیں تو ہم جھوٹے اور اگر آپ نے قسمیں کھا کر مسلمانوں کو دھوکا دینا چاہا ہے تو آپ سے خدا سمجھے آپ کہتے ہیں کہ وہ رسول نہ تھے حالانکہ وہ افضل الرسل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ فرمائیے یہ ان کا شعر ہے یا نہیں

۶ آنچه داد است هر نبی را جام ✤ داد آن جام مرا بتمام

جو نعمت نبوت و رسالت کا جام ہر ایک نبی کو دیا گیا ہے وہ تمام جام مجھ یعنی اکیلے کو دیا گیا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک جس قدر نبی ہوئے ہیں ان سب کی نعمت کا جام جب مرزا صاحب کو دیا گیا تو وہ سب سے افضل ہوئے یا نہیں؟ مرزا جی کا مندرجہ ذیل شعر ملاحظہ ہو جس میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خصوصیت سے اپنی فضیلت کا فخر کرتے ہیں

۷ لہ خسف القمر المنیر وان لی ✤ غسا القمران المشرقان اتنکر

یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تو صرف چاند کو گہن لگا تھا اور میرے واسطے چاند اور سورج دونوں کو گہن ہوا اب تو کیا انکار کرے گا۔"

مرزا صاحب کا یہ شعر پڑھو اور نور علی سے دیکھو کہ کس قدر جھوٹا ہے۔ اور دھوکا دھندہ ہے وہ شخص جو مسلمانوں کو فریب میں لانے کے لئے ساتھ یہ بھی کہتا ہے

۸ ما مسلمانیم از لطف خدا ✤ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

کیا امام اور پیشوا کی یہی عزت ہوا کرتی ہے جو مرزا جی نے کی کہ محمد کے واسطے ایک نشان ظاہر ہوا اور میرے واسطے دو نشان ظاہر ہوئے! مگر مسلمانوں کو کچھ تعجب نہیں کیونکہ مرزا صاحب نے اپنی کتاب البریہ صفحہ ۹۰ پر لکھا ہے کہ "میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی اللہ تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی و شیرینی اور حرکت و سکون سب اسی کا ہو گیا اور اسی حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب و تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا انا زینا السماء الدنیا بمصابیح ✤ پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔

مرزائی صاحبان فرمائیں کہ جب مرزا صاحب خالق انسان ہیں تو بے شک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ گئے کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود افضل الرسل اور خاتم النبیین ہونے کے کہیں ایسا کشف نہیں لکھا اور نہ خالق زمین و آسمان بنے وہ تو توحید ہی بتلاتے رہے۔ اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ فرماتے رہے۔

مرزائی صاحبان آپ نے ناحق جھوٹی قسم کھائی ہے کہ مرزا صاحب پر کن فیکون کے اختیارات کا جھوٹا الزام ہے۔ دیکھو الہام مرزا صاحب۔ انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول لہ کن فیکون "اے مرزا اب تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جس چیز کا تو ارادہ کرے تو صرف کہدے کہ ہو جا تو وہ چیز ہو جائے گی۔ (دیکھو اخبار بدر ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء) مرزائی صاحبان بتلائیں کہ یہ مرزا جی کا الہام ہے کہ نہیں، اگر الہام ہے تو آپ کا کہنا غلط ہے (دیکھو تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۳) اسی طرح میری کتاب [یعنی صاحب کی] کتاب اربعین نمبر ۴ صفحہ ۹ میں بابو الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہے۔ یریدون ان یروا طمثک یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے۔ مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے الخ مسلمانو! الہام کی یہ تشریح مرزا جی کی اپنی ہی لکھی ہوئی ہے۔

اس سے یہ امور ثابت ہیں۔

(۱) خدا نے جل شانہ بچے جنا ہے۔

(۲) مرزا جی کے حیض سے اطفال اللہ پیدا ہوتے ہیں

(۳) مرزا جی خدا کی بیوی تھے جن کے حیض سے طفل اللہ پیدا ہوتے ہیں۔

اب ہر ایک مسلمان خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ جس مذہب میں ایسے ایسے لغو مسائل ہوں وہ مذہب ذریعہ نجات ہو سکتا ہے ہرگز نہیں لہٰذا لاہوری مرزائی جماعت کے اراکین نے جو لکھا ہے مرزا صاحب پر یہ جھوٹے الزام ہیں۔ اہل اسلام کہتے ہیں کہ یہ کتابیں مرزا جی کی تصنیف ہیں یا نہیں۔ اگر مرزا جی کی کتابوں میں یہ ذخیرہ خرافات ہے تو پھر مسلمان کیسے۔ اگر مرزا جی کی کتابوں میں ایسا نہ ہو تو آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ ہم پر نالش کر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

کے بذریعہ عدالت مجسٹریٹ ثابت کرلیں۔ اگر مرزاجی کو اپنے دعوؤں میں آپ سچا یقین کرتے ہیں اور آپ کا ایمان ہے کہ مرزاجی خدا کے فرمان کے مطابق الہام پاتے تھے اور مرسل من اللہ تھے تو گویا اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہوں نے وہ وہ باطل مسائل اسلام میں داخل کئے۔ جن کی قرآن شریف اور حدیث نبوی تردید کرتے ہیں۔ مثلاً ابن اللہ کا مسئلہ عیسائیوں کا مسیح کا صلیب پر چڑھایا جانا جو کفارہ عیسائیوں کی بنیاد ہے الوہیت مسیح کا مسئلہ۔ آریوں اور ہندوؤں کے اوتار کا مسئلہ۔ فلسفیوں کا بروز کا مسئلہ۔ حلول ذات باری کا مسئلہ جیسا کہ کشف میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا۔ تجسم خدا کا مسئلہ۔ الغرض ہر قسم باطل مسائل داخل اسلام کرکے خود کرشن جی کا روپ دھارا اور آریوں کے بادشاہ بنے۔ باوجود اسلام میں ایسی خرابیاں ڈالنے مجدد دین محمدی کا دعویٰ

ع "برین عقل و دانش بباید گریست"

ہاں اگر لاہوری جماعت کو معلوم ہوگیا ہے کہ مرزاجی نبوت و رسالت کے دعاوی میں سچے نہ تھے۔ اور آیات قرآنی کو اپنے پر دوبارہ نازل شدہ سمجھنے میں حق بجانب نہ تھے۔ تو بسم اللہ اعلان کیجئے کہ ہم مرزاجی کے خلاف قرآن و حدیث کشوف و الہامات کو منجانب اللہ نہیں سمجھتے اور مسلمانوں کی طرح محمد رسول اللہ صلعم کے بعد مدعی نبوت کافر سمجھتے ہیں جیسا کہ ابن حجر کی کا فتویٰ ہے۔ **من اعتقد وحیا من بعد محمد کان کافرا باجماع المسلمین** یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ مجھ کو وحی ہوتی ہے۔ وہ تمام مسلمانوں کے نزدیک کافر ہے" اور مرزا صاحب صاف لکھتے ہیں کہ "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا" (دافع البلاء ص) اور ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں۔ **دعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع** یعنی ہمارے نبی (محمدؐ) کے بعد نبوت کا دعویٰ بالاجماع کفر ہے" نظیریں موجود ہیں۔ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ کے حالات دیکھلو اور یہ کفر کا فتویٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے باتفاق صحابہ کرام صادر ہوا تھا اور ۱۳ سو برس تک اسی پر عمل چلا آیا ہے۔ جب کسی نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا چاہے اپنی نبوت کا نام ظلی بروزی۔ اشتراکی۔ مجازی۔ تبع نبی۔ استفادی وغیرہ وغیرہ ہی رکھا ہو) کافر اور خارج از اسلام سمجھا گیا۔ گو نمازیں پڑھتا، روزے رکھتا اور خود کو مسلمان کلمہ گو بھی کہتا ہو۔ مرزائی اور مرزائی لاہوری جماعت کی یہ دلیل بالکل غلط ہے علمائے اسلام نے جو مرزا صاحب پر کفر کے فتویٰ لگائے۔ لہٰذا وہ خود کافر ہے تو کیا یہ دلیل درست ہوئی؟ ہرگز نہیں تو پھر مرزا اور مرزائیوں کا یہ کہنا کہ اہل قبلہ کلمہ گو کو کافر کہنے والا خود کافر ہوتا ہے غلط ہے۔ کیونکہ کلمہ گو تب ہی کلمہ گو ہے جب تک خود مدعی نبوت نہ ہو جب خود مدعی نبوت ہوا تو مع متبعین خارج از اسلام

ہوا۔ آپ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیں۔

(۱) مرزا صاحب آپ کے اعتقاد میں سچے صاحب وحی تھے یعنی ان کی وحی توریت انجیل و قرآن کی مانند قطعی کہ جس کا منکر جہنمی ہو۔

(۲) جو جو الہام مرزا صاحب کو ہوئے آپ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے یقین کرتے ہیں۔

(۳) مرزا صاحب کے الہاموں کو وساوس شیطانی سے پاک یقین کرتے ہیں۔

(۴) مرزا صاحب کے کشوف منجانب اللہ اور سچے تھے۔

(۵) شیطانی الہامات اور شیطانی کشوف کی کیا علامات ہیں۔

(۶) مرزا صاحب نے جو حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۷ پر لکھا ہے کہ "میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر" کیا آپ کا بھی ایمان ہے

(۷) اگر مرزا صاحب کے عقاید علمائے اہل سنت والجماعت والے تھے اور آپ کے بھی یہی ہیں، تو پھر مسلمانوں کے ساتھ مل کر نماز میں کیوں نہیں پڑھتے؟

جواب کتاب و سنت نبوی سے دیا جائے کیونکہ آپنے دعویٰ کیا ہے کہ مرزا صاحب اہل سنت والجماعت تھے۔

توجہ طلب نہایت ضروری

سب اہل اسلام کو اطلاع ہو کہ وہ اس ٹھوکر سے بچیں اور لاہوری مرزائی جماعت کی "گندم نمائی و جو فروشی" سے پرہیز کریں اشاعت اسلام کا صرف بہانہ ہے۔ جب ان کو مرزاجی کا حکم ہے کہ جس ملک میں جاؤ پہلے میری تبلیغ کرو اگر وہ لوگ میری تصدیق کریں تو ان کے ساتھ نمازیں پڑھو ورنہ اپنی نماز الگ پڑھو (دیکھو فتاوی احمدیہ ص۸۲) سوال یہ ہوا کہ اگر کسی جگہ کا امام حضور (مرزائی) کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں؟ مرزا صاحب نے جواب میں فرمایا۔ پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر ہے ورنہ اس کے پیچھے نماز ضائع نہ کرو اور اگر خاموش رہے نہ تصدیق کرے نہ تکذیب تو بھی منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ جب مرزائیوں کو اپنے مرشد کا حکم ہے اور فرض ہے کہ وہ مرزائی عقائد کی تبلیغ کریں تو پھر مسلمانوں کی کس قدر حماقت ہوگی کہ خود چندہ دیکر مرزائیت کی تبلیغ کرائیں اور اسلام کی جڑ کھوکھلی کرائیں۔ کیونکہ اگر کوئی عیسائی مرزائی ہوگا تو اس کو مرزا صاحب کے الہام رد

باقی صفحہ ۱۵ پر

نتیجہ امتحان سالانہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان سنہ ۱۴۰۲ھ

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ	رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ	رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۱	احمد چراغ دین	۳۳۶	وسطیٰ	۲۵	سخی مرجان	۲۶۱	ادنیٰ	۴۹	فضل ربی	۲۸۵	ادنیٰ
۲	احمد رحمت شاہ	۲۴۴	ادنیٰ	۲۶	سید سلام شاہ	۳۱۹	وسطیٰ	۵۰	فضل امین	۲۵۶	ترمذی ضمیمہ
۳	امام محمد	۲۷۱	"	۲۷	سمیع الحق	۳۱۲	"	۵۱	فضل غفار شاہ	۲۸۱	ادنیٰ
۴	امین اللہ	۳۵۰	"	۲۸	شیر علی خان	۳۱۰	"	۵۲	فرید الحق	۳۲۹	وسطیٰ
۵	احسان الرحمٰن	۳۵۶	وسطیٰ	۲۹	شمس الدین	۲۶۸	ادنیٰ	۵۳	فیض الباری	-	-
۶	احمد حسن	۲۹۴	ادنیٰ	۳۰	شہزادہ	۳۶۳	"	۵۴	گل جمال	۲۷۴	ادنیٰ
۷	امیر حمزہ	۲۹۴	بخاری ضمیمہ	۳۱	صاحب خان	۲۸۷	"	۵۵	گل محمد	۲۸۳	"
۸	انیس الرحمٰن	۳۳۴	وسطیٰ	۳۲	عبدالجلیل	۳۰۸	وسطیٰ	۵۶	گل بابا	۲۶۴	"
۹	امان اللہ	۳۰۱	"	۳۳	عبدالصمد	۲۶۲	ترمذی	۵۷	گلاب خان	۲۴۰	ترمذی
۱۰	اختر سعید	۳۹۱	علیا	۳۴	عجب نور	۲۷۱	ادنیٰ	۵۸	گلزار احمد	۲۸۰	"
۱۱	انعام الرحمٰن	۲۹۸	ادنیٰ	۳۵	محمد عبید اللہ	۳۶۳	علیا	۵۹	گل زرین شاہ	۲۵۰	ادنیٰ
۱۲	تحسین اللہ	۲۶۵	"	۳۶	عصمت اللہ	۲۸۹	ادنیٰ	۶۰	گلزار احمد	۱۷۳	ناکام
۱۳	حسین احمد	۳۰۷	وسطیٰ	۳۷	محمد ایوب	۲۸۱	"	۶۱	محمد سلیمان	۲۸۷	ادنیٰ
۱۴	حبیب اللہ	۳۲۹	"	۳۸	عبدالرحمٰن	۲۵۰	"	۶۲	محمد جمال	۳۰۳	وسطیٰ
۱۵	حسین احمد	۲۲۲	ناکام	۳۹	عبدالستار	۲۳۵	ناکام	۶۳	محمد یوسف	۳۲۰	"
۱۶	حمد اللہ	۲۵۹	بخاری	۴۰	عبدالسلام	۲۶۸	ادنیٰ	۶۴	محمد زمان	۲۶۶	ادنیٰ
۱۷	خان محمد نیازی	۳۰۴	وسطیٰ	۴۱	عبدالقیوم	۲۳۶	ناکام	۶۵	محمد عبید اللہ	۲۶۲	ترمذی
۱۸	خلیق الرحمٰن	۳۱۵	"	۴۲	عبدالاحد	۳۱۲	وسطیٰ	۶۶	محمد سردار	۳۱۰	وسطیٰ
۱۹	خیر اللہ	۳۱۰	"	۴۳	عبدالصمد	۳۱۱	"	۶۷	محمد حنیف	۳۲۶	"
۲۰				۴۴	عبید الرحمٰن	۳۱۷	"	۶۸	معراج الدین	۲۵۵	ادنیٰ
۲۱	خواجہ محمد	۱۷۰	ناکام	۴۵	فرید اللہ	۳۰۳	"	۶۹	محمد سعید	۳۶۴	علیا
۲۲	دین محمد	۳۰۶	وسطیٰ	۴۶	فیض اللہ	۲۷۴	ادنیٰ	۷۰	منظور الدین	۳۴۸	وسطیٰ
۲۳	روح اللہ	۲۴۰	ادنیٰ	۴۷	فقیر نواز	۲۵۴	"	۷۱	محبوب اللہ	۳۴۳	علیا
۲۴	سردار علی	۳۱۳	وسطیٰ	۴۸	فضل حبیب	۲۳۳	ناکام	۷۲	قاضی محمد راشد الحسینی	۳۰۹	وسطیٰ

رول نمبر	نام طالبعلم	کل نمبر	درجہ
۷۳	محمد مسعود	۲۹۶	ادنیٰ
۷۴	محمد طاہر	۳۹۰	علیا
۷۵	محمد افضل	۲۴۹	ادنیٰ
۷۶	مصباح الدین	۳۶۲	علیا
۷۷	محمد قاسم	۲۷۶	ادنیٰ
۷۸	محمد ظاہر	۳۲۰	وسطیٰ
۷۹	محمد عزیز	۲۵۲	بخاری ضمیمہ
۸۰	محمد حسن	۳۳۵	وسطیٰ
۸۱	محمد انور	۲۷۳	ادنیٰ
۸۲	مبارک خان	۳۳۴	وسطیٰ
۸۳	حاجی محمود	۳۲۱	وسطیٰ
۸۴	محمد نادر	۲۳۱	ناکام
۸۵	محمد داؤد	۲۸۱	ادنیٰ
۸۶	محمد فیضان الرحمن	۲۵۹	″
۸۷	محمد ظاہر شاہ	۲۹۰	″
۸۸	محمد مختار	۳۰۱	وسطیٰ
۸۹	مسعود جان	۲۶۱	ادنیٰ
۹۰	محمد آصف	۳۵۹	وسطیٰ
۹۱	محمد حسین	-	ناکام
۹۲	نور الہادی	۲۸۲	ادنیٰ
۹۳	نور الحق	۳۴۴	وسطیٰ
۹۴	نصیب خان	۲۷۶	ادنیٰ
۹۵	وزیر	۳۳۴	وسطیٰ
۹۶	ولی محمد	۲۶۱	ادنیٰ
۹۷	یار محمد	۳۴۸	وسطیٰ
۹۸	محمد صدیق	۳۱۱	″
۹۹	حبیب الرحمن	۲۶۳	ادنیٰ
۱۰۰	سیف الرحمن	۲۵	ناکام
۱۰۱	اشرف علی	۵۷	کامیاب
۱۰۲	عبدالحق	۵۱	″

دارالعلوم سرحد پشاور

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۱۰۳	عبدالوکیل	۲۵۵	ادنیٰ
۱۰۴	سید جلال الدین	۲۹۶	″
۱۰۵	عبدالرحیم	۲۵۸	″
۱۰۶	عبداللہ	۲۲۵	ناکام
۱۰۷	بہادر خان	۲۴۶	ادنیٰ
۱۰۸	رحمت حسین	۲۱۷	ناکام
۱۰۹	فیض الرحمن	۲۸۶	ادنیٰ
۱۱۰	خلیل الرحمن	۲۸۹	″
۱۱۱	شمس الرحمن	۲۷۵	″
۱۱۲	فضل وہاب	۲۰۵	وسطیٰ
۱۱۳	شفیق الرحمن	۲۱۳	″
۱۱۴	سراج الاسلام	۲۴۳	ادنیٰ
۱۱۵	جمال سید	۲۸۹	″
۱۱۶	فضل الرحمن	۲۸۷	″
۱۱۷	سید فیض اللہ	۲۹۸	″
۱۱۸	نثار احمد	۲۹۸	″
۱۱۹	شیر احمد	۲۹۸	″
۱۲۰	عبداللہ	۲۱۷	ناکام
۷۲۳	حضرت گل		

دارالعلوم نعمانیہ اتمانزئی

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۱۲۱	سیف الرحمن	۲۹۴	ادنیٰ
۱۲۲	مستور خان	۲۲۹	ناکام
۱۲۳	عبدالسلام	۳۱۲	وسطیٰ
۱۲۴	محمد یونس	۳۷۹	علیا
۱۲۵	حاجی گل انور	۳۷۹	″
۱۲۶	سید احمد	۳۳۲	وسطیٰ

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۱۲۷	حمید جان	۱۸۳	ناکام
۱۲۸	آزاد داد	۱۸۶	″
۱۲۹	محمد حسن	-	-
۱۳۰	عبدالغفور	۱۶۳	ناکام
۱۳۱	وحید الدین	۸۰	″
۱۳۲	امان اللہ خان	۱۸۸	″
۱۳۳	محمد زاہر	۲۳۱	″
۱۳۴	امداد اللہ	۱۷۵	″
۱۳۵	محمد ابراہیم صدیق الحق	۲۶۴	ادنیٰ
۱۳۶	عزیز اللہ جان	۱۳۹	ناکام
۱۳۷	محمد شعیب	۲۰۷	″
۱۳۸	احمد گل	-	-
۱۳۹		۲۵۷	ترمذی
۱۴۰		۲۳۱	ناکام
۱۴۱	غلام حسن	۲۳۵	″
۱۴۲	شمس الحق	۲۰۴	وسطیٰ
۱۴۳	محمد علیم	-	-
۱۴۴	فضل معبود	۲۵۲	ادنیٰ
۱۴۵	رحمان سید	۲۰۵	ناکام
۱۴۶	صبغت اللہ	۱۹۰	″
۱۴۷	احمد منیر		
۱۴۸	محمد وزیر		
۱۴۹	سعید الرحمن		

دارالعلوم الاسلامیہ چارسدہ

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۱۵۰	عبدالصمد	۳۴۲	وسطیٰ
۱۵۱	عبدالرؤف	۲۵۹	ادنیٰ
۱۵۲	محمد امین جان	-	-
۱۵۳	میاں محمد	۲۸۴	ادنیٰ

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۱۵۴	گل محمد	۸۸	ناکام
۱۵۵	تاج محمد	۱۸۷	〃
۱۵۶	محمد فضل حقانی	۱۷۵	〃
۱۵۷	صبغۃ اللہ خان	-	-
۱۵۸	محمد اسرائیل	۲۶۸	ادنیٰ
۱۵۹	روح الامین	۳۴۹	ترمذی ضمیمہ
۱۶۰	ساجد اللہ	۳۳۹	وسطیٰ
۱۶۱	سید محمد مبارک شاہ	۳۱۰	〃
۱۶۲	حبیب الحق	۲۳۶	ناکام
۱۶۳	ملنگ جان	۲۹۹	ادنیٰ
۱۶۴	شمس الزمان	۳۶۰	علیا
۱۶۵	نعیم اللہ	-	-
۱۶۶	محب اللہ	۲۷۱	ادنیٰ

مرکزی دار القرآن نمک منڈی پشاور

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۱۶۷	محمد اسحاق	۲۸۵	〃
۱۶۸	عبد الصبور	-	-
۱۶۹	غلام حق	-	-
۱۷۰	محمد یار خان	۱۹۶	ناکام
۱۷۱	ناصر خان	۲۳۵	ادنیٰ
۱۷۲	رحمان الدین	۳۳۸	وسطیٰ
۱۷۳	محمد کریم	۲۵۲	بخاری
۱۷۴	عبد الولی	۲۴۰	〃
۱۷۵	محمد نور	-	-
۱۷۶	میاں گل	۲۵۰	بخاری ضمیمہ
۱۷۷	عبد الصمد	۲۸۳	〃
۱۷۸	عبد الوہاب	۲۷۶	ادنیٰ
۱۷۹	محمد جان	۳۴۹	بخاری
۱۸۰	امیر نواب	۳۴۸	〃
۱۸۱	محمد نادر خان	۲۶۴	نتیجہ کالعدم

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۱۸۲	احمد گل	۳۴۸	بخاری
۱۸۳	محمد سعادت اللہ	۲۷۳	ادنیٰ
۱۸۴	سخی جان	۱۹۱	ناکام
۱۸۵	عبد الغفور	۲۴۰	ادنیٰ
۱۸۶	محمد جان	۳۲۶	وسطیٰ
۱۸۷	دوست محمد خان	۱۹۹	ناکام
۱۸۸	زرہ جان	۱۵۷	〃
۱۸۹	حبیب الرحمٰن	۲۲۶	〃
۱۹۰	شیر بہادر	۲۰۹	〃
۱۹۱	نوار الدین	۲۶۴	ادنیٰ
۱۹۲	مہراب الدین	۱۶۲	ناکام
۱۹۳	عمرا خان	۲۴۰	ادنیٰ
۱۹۴	سید حامد اللہ	۲۷۴	〃
۱۹۵	عبد الغفور	۲۷۹	〃
۱۹۶	محمد الیاس	-	-
۱۹۷	حبیب الرحمٰن	۲۹۱	ادنیٰ
۱۹۸	سید اکبر حسین	۳۴۳	〃
۱۹۹	عین الدین	۲۴۳	〃
۲۰۰	محمد طاہر شاہ	۲۷۹	〃
۲۰۱	داؤد محمد	۲۹۸	〃
۲۰۲	مشتاق احمد	۴۰	کامیاب

دار العلوم حمایت اسلام غلمی کنڈر خیل

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۲۰۳	سید سکندر شاہ	-	-
۲۰۴	گل زمان	۲۵۳	ادنیٰ
۲۰۵	یاسین گل	۲۳۶	ناکام
۲۰۶	سید شاہ حسین	۲۲۵	〃
۲۰۷	سراج الدین	-	-
۲۰۸	محمد عمر	-	-

دار العلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۲۰۹	علاؤ الدین	۲۵۷	ادنیٰ
۲۱۰	آغا محمد	۱۸۷	ناکام
۲۱۱	محمد حنیف	۲۸۳	ادنیٰ
۲۱۲	آغا خان	۱۲۰	ناکام
۲۱۳	عبد العظیم	۲۳۵	ادنیٰ
۲۱۴	عبد الکریم	۱۵۲	ناکام
۲۱۵	عبد القادر	۱۹۶	〃
۲۱۶	گل محمد	۲۴۰	ادنیٰ
۲۱۷	عبد العزیز	۲۵۵	〃
۲۱۸	روح الامین	۲۱۹	ناکام
۲۱۹	فضل قدیم	۲۱۷	〃
۲۲۰	محمود خان	۲۷۵	ادنیٰ
۲۲۱	گلاب دین	-	-
۲۲۲	عنایت اللہ	-	-
۲۲۳	کفایت اللہ	-	-
۲۲۴	محمد شفیق	۲۲۲	ناکام

جامعہ علوم اسلامیہ زرگری (کوہاٹ)

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۲۲۵	غلام حقانی	۲۵۶	ادنیٰ
۲۲۶	عبد المنان	۲۱۵	ناکام
۲۲۷	سید قریش	-	-
۲۲۸	سید احمد	-	-

دار العلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۲۲۹	غوث ناظم	۳۰۰	وسطیٰ
۲۳۰	عبد القیوم	۳۰۸	〃
۲۳۱	ظاہر شاہ	۲۷۸	ادنیٰ

نتیجہ امتحان وفاق المدارس

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۲۳۲	محمد جبرائیل	۲۵۲	ادنیٰ
۲۳۳	محمد حسان	۲۷۹	〃
۲۳۴	گل انار	۲۵۰	〃
۲۳۵	محمد شاہ	۲۴۶	〃
۲۳۶	محمد رسول	۳۱۰	وسطیٰ
۲۳۷	جان میر خان	۲۴۷	ترمذی
۲۳۸	محسن شاہ	۳۰۲	وسطیٰ
۲۳۹	عبدالباری	۳۲۹	〃
۲۴۰	نعمت اللہ	۲۷۹	ادنیٰ
۲۴۱	مینا زار	۲۰۹	ناکام
۲۴۲	عید محمد الحامی	۳۰۹	وسطیٰ
۲۴۳	حضرت خان	۲۵۹	ادنیٰ
۲۴۴	عبدالواحد	-	-
۲۴۵	میاں خان	۳۱۶	وسطیٰ
۲۴۶	رب نواز	-	ناکام
۲۴۷	مختار الدین	۳۲۸	وسطیٰ
۲۴۸	عبدالمنان	-	ناکام
۲۴۹	قاری عبدالسبوح	-	〃
۲۵۰	محمد نواز	۳۰۸	وسطیٰ

دارالعلوم مٹہ ضلع سوات

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۲۵۱	احمد سعید	۳۷۳	علیا
۲۵۲	عبدالشکور	۳۳۶	وسطیٰ
۲۵۳	حبیب النبی	۳۳۳	〃
۲۵۴	احمد ولی	۲۷۷	بخاری
۲۵۵	نور محمد	۲۱۳	ناکام
۲۵۶	محمد حسن	-	-
۲۵۷	عبدالقیوم	۳۳۴	〃
۲۵۸	محبوب الرحمٰن	۲۱۲	〃
۲۵۹	محمد زرین	۲۰۸	ناکام

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۲۶۰	محمد امین	۲۵۱	ادنیٰ
۲۶۱	محمد زرولی	۲۸۵	〃
۲۶۲	غلام حق	۳۳۰	وسطیٰ
۲۶۳	عارف خان عالم یار	۲۵۲	ادنیٰ
۲۶۴	رحیم گل	۲۱۲	ناکام
۲۶۵	عبدالصبور	۲۹۳	ادنیٰ
۲۶۶	عبدالقہار	۲۹۵	〃
۲۶۷	رحمت شاہ	-	-
۲۶۸	سردار خان	-	-
۲۶۹	عزیز اللہ	-	-
۲۷۰			
۲۷۱	عبدالواحد	-	-
۲۷۲	ممتاز الدین	-	-
۲۷۳	عزیز الرحمٰن	۲۷۶	ادنیٰ
۲۷۴	عبدالمستعان	-	-

اشاعت القرآن حضرو (اٹک)

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۲۷۵	عبدالخالق	۳۱۲	وسطیٰ
۲۷۶	محمد فاروق	۲۷۲	ادنیٰ
۲۷۷	محمد عبداللہ	۲۸۷	〃
۲۷۸	محمد نسیم	۱۸۷	ناکام
۲۷۹	محمد اکرم	۲۲۳	〃
۲۸۰	عبدالعزیز	۲۴۴	ادنیٰ
۲۸۱	احمد خان	۲۲۰	ناکام
۲۸۲	محمد زبیر	۳۲۷	وسطیٰ
۲۸۳	عبدالستار	۲۸۳	ادنیٰ
۲۸۴	حبیب الرحمٰن	۲۹۷	〃
۲۸۵	عمر حیات	۳۴۹	وسطیٰ
۲۸۶	شیر محمد آزاد		
۲۸۷	محمد فرید	۲۹۸	ترمذی ضمنی

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۲۸۸	محمد حنیف	۲۶۶	ادنیٰ

معراج العلوم بنوں

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۲۸۹	اول خان	۳۱۵	وسطیٰ
۲۹۰	عبدالرحیم	۲۸۵	ادنیٰ
۲۹۱	امام یوسف	۲۷۲	〃
۲۹۲	احمد خان	۲۴۷	〃
۲۹۳	محمد راجن شاہ	۳۲۱	وسطیٰ
۲۹۴	محمد رحمٰن	۳۱۲	〃
۲۹۵	محمد نواز	۲۹۲	ادنیٰ
۲۹۶	مہر ولی شاہ	۳۰۰	وسطیٰ
۲۹۷	عبید اللہ	۳۰۳	〃
۲۹۸	سید محمد شاہ	۲۴۰	بخاری ضمنی
۲۹۹	اصل محمد	۳۲۲	وسطیٰ
۳۰۰	سعد اللہ	۲۹۱	ادنیٰ
۳۰۱	گل رحمان	-	-

مظاہر العلوم تاجی خیل (بنوں)

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۳۰۲	عبدالغنی	-	-
۳۰۳	جمعہ خان	۲۷۶	ترمذی ضمنی
۳۰۴	امیر علی خان	۳۵۱	وسطیٰ
۳۰۵	قطب خان	۲۵۹	ترمذی ضمنی
۳۰۶	عید بادشاہ	۳۱۳	وسطیٰ
۳۰۷	شاہ زر خان	۲۵۴	ادنیٰ
۳۰۸	احمد دین	۲۹۴	〃
۳۰۹	غازی مرجان	-	-
۳۱۰	نیک جہان شاہ	-	-
۳۱۱	محمد سلطان	-	-
۳۱۲	محمد ایاز خان	-	-
۳۱۳		-	-

نتیجہ امتحان وفاق المدارس ....

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ	رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ	رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۳۱۳	سید احمد خان			۳۴۲	نداء الرحمٰن	۳۴۱	وسطیٰ	۳۷۲	محمد فاروق	۳۶۳	علیا
				۳۴۳	حبیب اللہ	۳۹۲	علیا	۳۷۳	محمد اصلاح	۳۶۸	″
جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی ۵				۳۴۴	محمد مسلم	۳۱۸	وسطیٰ	۳۷۴	حسین احمد	۳۱۳	وسطیٰ
۳۱۵	فیض الرحمٰن	۳۵۲	وسطیٰ	۳۴۵	نذیر الاسلام	۳۷۶	علیا	۳۷۵	محمد اسماعیل	۳۱۲	وسطیٰ
۳۱۶	محمد سرور	۳۸۳	علیا	۳۴۶	محمد امین	۳۵۰	وسطیٰ	۳۷۶	حبیب اللہ	۳۷۱	علیا
۳۱۷	سید محمد جمیل	۳۳۵	وسطیٰ	۳۴۷	عالم شیر			۳۷۷	غلام حیدر	۳۶۱	″
۳۱۸	عبدالقیوم	۳۶۹	علیا	۳۴۸	عبدالحفیظ	۳۴۶	وسطیٰ	۳۷۸	ظہور الدین	۳۸۱	″
۳۱۹	محمد اکرم	۳۵۲	وسطیٰ	۳۴۹	عبدالوہاب	۳۲۷	″	۳۷۹	عبداللہ	۳۳۷	وسطیٰ
۳۲۰	محمد مقدس	۳۳۷	وسطیٰ	۳۵۰	نعمت اللہ	۳۴۸	″	۳۸۰	محمد مراد	۳۱۳	″
۳۲۱	حقیق الرحمٰن	۳۱۵	وسطیٰ	۳۵۱	آدم بادا	۳۷۵	علیا	۳۸۱	محمد عبدالرحمٰن	۳۶۰	علیا
۳۲۲	محمد ادریس	۳۵۴	″	۳۵۲	محمد تقی	۳۵۳	وسطیٰ	۳۸۲	محمد امداد اللہ	۳۲۸	وسطیٰ
۳۲۳	محمد رحیم	۲۸۸	ادنیٰ	۳۵۳	حامد نبی	۳۴۹	″	۳۸۳	شاہ محمد	۳۴۷	″
۳۲۴	سعید احمد سعید	۳۳۴	وسطیٰ	۳۵۴	گل محمد	۳۳۸	″	۳۸۴	عبدالمتین	۳۱۶	″
۳۲۵	نور اللہ	۳۱۸	″	۳۵۵	محمد بشیر	۲۷۶	ادنیٰ	۳۸۵	نظام الحق	۲۵۲	ترقی ضمنی
۳۲۶	امین الحق	۳۱۶	″	۳۵۶	عبدالجبار	۳۱۰	وسطیٰ	۳۸۶	فضل الرحمٰن	۳۳۳	وسطیٰ
۳۲۷	حافظ سرور احمد	۳۵۰	″	۳۵۷	محمد اسلم	۳۵۲	″	۳۸۷	انیس الرحمٰن	۲۵۰	ادنیٰ
۳۲۸	فتح محمد	۳۴۱	″	۳۵۸	اعجاز احمد	۴۰۸	علیا	۳۸۸	یوسف	۳۴۹	وسطیٰ
۳۲۹	الطاف حسین شاہ	۳۰۷	علیا	۳۵۹	خلیل اللہ	۳۷۶	″	۳۸۹	محمد افضل	۳۶۱	علیا
۳۳۰	فخر الحسن	۳۵۵	وسطیٰ	۳۶۰	عبدالمجید	۳۵۵	وسطیٰ	۳۹۰	محمد شاہ	۳۶۴	″
۳۳۱	تاج اللہ	۳۴۸	″	۳۶۱	محمد رضا	۴۰۵	علیا	۳۹۱	عبدالکبیر	۳۹۱	″
۳۳۲	سید احمد	۳۱۲	″	۳۶۲	فخر الدین	۳۸۷	″	۳۹۲	انیس احمد	۳۵۳	ترقی ضمنی
۳۳۳	محمد عثمان	۳۳۴	″	۳۶۳	ملک عالم	۳۲۰	وسطیٰ	۳۹۳	حسین احمد	۳۱۳	وسطیٰ
۳۳۴	عبدالمتین	۳۸۶	علیا	۳۶۴	امیر احمد	۳۶۹	علیا	۳۹۴	ورش البشری الکریم	۲۸۳	ترقی ضمنی
۳۳۵	محمد حنیف	۳۶۸	″	۳۶۵	محمد موسیٰ	۳۴۳	وسطیٰ	۳۹۵	عبدالسمیع	۲۷۰	ادنیٰ
۳۳۶	محمد اختر	۲۹۸	ادنیٰ	۳۶۶	محمد ایوب	۳۳۳	″	۳۹۶	محمد ابراہیم	۳۶۶	علیا
۳۳۷	عبدالودود	۳۳۸	وسطیٰ	۳۶۷	مطیع اللہ	۳۶۴	علیا	۳۹۷	امین اللہ	۳۱۱	وسطیٰ
۳۳۸	محمد عمر قریشی	۳۹۸	علیا	۳۶۸	عبدالوہاب	۲۶۱	ادنیٰ	۳۹۸	حبیب اللہ	۲۸۵	ادنیٰ
۳۳۹	محمد اسرائیل	۳۳۷	وسطیٰ	۳۶۹	محمد طیب	۴۵۰	علیا	۳۹۹	ذوالفقار احمد	۳۰۴	وسطیٰ
۳۴۰	برہان الدین	۳۱۲	″	۳۷۰	نور کمال	۳۴۵	وسطیٰ	۴۰۰	نور اشرف	۳۶۶	علیا
۳۴۱	عبدالرحمٰن	۳۹۸	علیا	۳۷۱	عبدالرؤف	۴۰۴	علیا	۴۰۱	انور شاہ	۲۹۱	ادنیٰ

نتیجہ امتحان وفاق المدارس

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۴۰۲	محمد جلیل	۳۵۵	وسطیٰ
۴۰۳	محمد رویس	۲۵۲	بخاری ضمنی
۴۰۴	محمد سالک		
۴۰۵	محمد واجد علی	۳۱۰	وسطیٰ

جامعہ دار الفیوض کندہ کوٹ (جیکب آباد)

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۴۰۶	محمد علی		
۴۰۷	محمد صدیق		
۴۰۸	دین محمد	۲۴۹	ادنیٰ
۴۰۹	محمد صلاح		

مظہر العلوم کراچی

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۴۱۰	شمس الحق	۲۱۶	ناکام
۴۱۱	سعید الرحمٰن	۲۹۴	ادنیٰ
۴۱۲	محمد ایاز	۲۸۸	بخاری ضمنی
۴۱۳	غلام مصطفیٰ	۲۳۱	ناکام
۴۱۴	محمد ابراہیم	۲۳۴	〃
۴۱۵	غلام محمد	۲۵۸	بخاری ضمنی
۴۱۶	سید امین	۲۶۸	ادنیٰ
۴۱۷	محمد حسین		
۴۱۸	محمد شریف	۳۰۵	وسطیٰ

ارشاد العلوم میرک وایا (خیر پور)

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۴۱۹	محمد ادریس	۳۷۱	علیا
۴۲۰	عبد العزیز	۲۵۷	ادنیٰ

شمس الہدیٰ کولاب جیل

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۴۲۱	عطاء اللہ	۳۵۵	وسطیٰ
۴۲۲	عبد اللہ	۲۷۶	ادنیٰ

جامعہ فاروقیہ کراچی ۲۵

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۴۲۳	ضیاء الدین	۲۸۳	ادنیٰ
۴۲۴	سرفراز خان	۴۴	کامیاب
۴۲۵	غلام محمد	۲۱۸	ناکام
۴۲۶	نور الٰہی	۳۶۴	علیا
۴۲۷	محمد یٰسین	۳۶۸	〃
۴۲۸	درویش	۳۱۴	وسطیٰ
۴۲۹	محمد اکبر	۳۱۹	〃
۴۳۰	مرغوب حسین	۳۳۵	〃
۴۳۱	محمد اسلم	۳۰۴	〃
۴۳۲	عبد الخالق	۳۰۴	〃
۴۳۳	عبد الصمد	۳۰۶	〃
۴۳۴	عبد الرحیم	۳۷۸	علیا
۴۳۵	حیدر علی	۳۸۵	〃
۴۳۶	غلام رسول		
۴۳۷	سید احمد	۳۳۹	وسطیٰ
۴۳۸	کریم گل	۳۵۹	〃
۴۳۹	سرفراز	۳۴۴	〃
۴۴۰	عنایت اللہ	۴۱۱	علیا
۴۴۱	عمر صادق	۳۵۹	وسطیٰ
۴۴۲	محمد اسلام	۳۲۰	〃
۴۴۳	فتح محمد	۳۲۵	〃
۴۴۴	عبد الصمد	۳۸۲	علیا
۴۴۵	عبد العزیز	۲۵۴	ادنیٰ
۴۴۶	سید عالم	۳۲۴	وسطیٰ
۴۴۷	عبد الرشید	۳۰۶	〃
۴۴۸	محمد بشیر	۲۸۳	ادنیٰ
۴۴۹	عبد الرشید	۳۴۴	وسطیٰ

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۴۵۰	عبد القدوس	۳۳۵	وسطیٰ
۴۵۱	عبد الجبار	۲۶۳	ادنیٰ
۴۵۲	محمد طیب	۳۴۳	وسطیٰ
۴۵۳	عبد الرحمان جامی	۳۱۴	〃
۴۵۴	غلام سرور	۳۲۰	〃
۴۵۵	محبوب احمد	۳۴۹	〃
۴۵۶	گل رحمٰن	۳۵۷	〃
۴۵۷	محمد یوسف	۳۳۱	〃
۴۵۸	غلام نبی	۳۸۷	علیا
۴۵۹	حبیب الرحمٰن	۳۷۵	〃
۴۶۰	محمد عبد اللہ	۳۱۴	وسطیٰ

فتاح العلوم حیدر آباد

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۴۶۱	انیس المصطفےٰ	۳۱۷	وسطیٰ
۴۶۲	شبیر احمد	۲۸۲	ادنیٰ
۴۶۳	محمد یونس	۲۸۰	〃
۴۶۴	عبد المتین	۲۵۳	〃
۴۶۵	عبد الغفور	۲۶۳	〃
۴۶۶	محمد عباس	۲۵۸	〃
۴۶۷	محمد جمیل	۳۴۴	وسطیٰ
۴۶۸	سیف الرحمٰن	۳۰۳	〃

جامعہ خیر المدارس ملتان

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۴۶۹	کریم بخش	۳۷۴	علیا
۴۷۰	غلام اللہ خان	۳۷۶	〃
۴۷۱	عبد الرحمٰن	۳۲۳	وسطیٰ
۴۷۲	محمد اسماعیل	۳۸۶	علیا
۴۷۳	عبد الباقی	۳۴۹	وسطیٰ
۴۷۴	غلام مرتضیٰ	۳۳۴	〃
۴۷۵	عبد اللطیف	۲۷۴	ادنیٰ

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

نتیجہ امتحان وفاق المدارس

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۴۰۶	اشرف	۳۵۷	وسطیٰ
۴۰۷	عبدالقیوم	۳۱۸	//
۴۰۸	نذیر احمد	۲۸۹	اولیٰ
۴۰۹	گلزار احمد	۳۰۷	وسطیٰ
۴۸۰	محمد اقبال	۳۴۷	//
۴۸۱	مقبول احمد	۳۱۲	//
۴۸۲	محمد افضل	۳۲۳	//
۴۸۳	ضیاء الحسن	۲۷۵	بخاری ضمیمہ
۴۸۴	رشید احمد	۳۲۱	وسطیٰ
۴۸۵	عبدالرحمٰن	۳۴۲	//
۴۸۶	غلام مصطفیٰ	۳۳۰	//
۴۸۷	نذیر احمد	۲۷۵	اولیٰ
۴۸۸	کریم بخش	۲۶۵	ترقی ضمیمہ

باب العلوم کہروڑپکا

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۵۰۴	محمد امیر	۲۹۶	اولیٰ
۵۰۵	رفیع الدین	۲۷۲	ترقی ضمیمہ
۵۰۶	افتخار احمد	۳۰۲	وسطیٰ
۵۰۷	عبدالغفور	۲۸۶	بخاری ضمیمہ
۵۰۸	عبدالقادر	۲۹۷	اولیٰ
۵۰۹	الٰہی بخش	۲۵۱	//
۵۱۰	بشیر احمد	۲۴۵	//
۵۱۱	امداد اللہ	۳۰۹	وسطیٰ
۵۱۲	محمد ازہر		
۵۱۳	خلیق احمد	۲۵	ناکام

نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۵۱۴	محمد صدیق	۲۹۳	اولیٰ
۵۱۵	الطاف الدین	۲۵۱	ترقی ضمیمہ
۵۱۶	محمد ایوب	۲۲۳	ناکام

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۵۱۷	عبدالرؤف	۲۷۱	اولیٰ
۵۱۸	حبیب الرحمٰن	۲۶۶	ترقی ضمیمہ
۵۱۹	محمد طفیل	۲۳۰	ناکام
۵۲۰	عبدالعزیز	۳۵۸	وسطیٰ
۵۲۱	ذوالفقار علی	۲۴۹	بخاری ضمنی
۵۲۲	حافظ سلطان احمد	۲۹۲	اولیٰ
۵۲۳	محمود الحسن شاہ	۳۰۵	وسطیٰ
۵۲۴	محمد اسلم	۳۶۸	علیا
۵۲۵	منظور احمد	۲۸۳	اولیٰ
۵۲۶	راشد لطیف	۲۶۷	بخاری ضمنی
۵۲۷	نور حسین	۲۲۹	ناکام
۵۲۸	عبدالغفور	۲۲۸	//

جامعہ قاسم العلوم ملتان

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۵۲۹	خلیل احمد	۳۳۹	وسطیٰ
۵۳۰	کریم بخش	۳۵۷	//
۵۳۱	قاری صلاح الدین	۴۵۷	علیا
۵۳۲	حافظ مصباح الدین	۴۳۸	//
۵۳۳	عبدالکریم	۳۱۵	وسطیٰ
۵۳۴	اشفاق الرحمٰن	۲۹۳	ترقی ضمنی
۵۳۵	اللہ بخش	۳۱۸	وسطیٰ
۵۳۶	عزیز احمد	۳۱۶	//
۵۳۷	سعید احمد	۳۱۲	//
۵۳۸	اللہ وسایا	۳۰۲	//
۵۳۹	منیر احمد منور	۳۱۳	//
۵۴۰	عبدالخالق	۴۱۲	علیا
۵۴۱	عبدالمالک	۳۷۹	//
۵۴۲	معین الدین	۴۰۵	//
۵۴۳	محمد یوسف شاہ		
۵۴۴	محفوظ احمد	۳۱۹	وسطیٰ

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۵۴۵	عبدالغفار	۲۲۶	ناکام
۵۴۶	میر محمد مری	۵۶	کامیاب
۵۴۷	عبدالرشید ارشد	۳۰	ناکام
۵۴۸	خیر اللہ	۶۸	کامیاب
۵۴۹	غلام رسول	۳۳۹	وسطیٰ
۵۵۰	عبید اللہ	۳۰۵	//
۵۵۱	محمد عطاء اللہ	۲۷۵	اولیٰ
۵۵۲	محمد سلیم	۳۵۱	وسطیٰ
۵۵۳	بشیر احمد	۳۱۲	//
۵۵۴	غلام حسین	۳۲۱	//
۵۵۵	محمد اسماعیل	۳۲۱	//

مظاہر العلوم کوٹ ادو

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۵۵۶	خدا بخش	۳۲۲	وسطیٰ
۵۵۷	عبدالعزیز	۳۴۹	//
۵۵۸	منظور احمد		
۵۵۹	محمد بخش	۳۴۳	وسطیٰ
۵۶۰	عبدالرشید		

دار العلوم کبیروالا

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۵۶۱	عطاء اللہ	۳۴۸	وسطیٰ
۵۶۲	سیف الرحمٰن	۳۴۳	//
۵۶۳	بشیر احمد	۳۶۱	علیا
۵۶۴	افتخار الحق	۳۷۹	//
۵۶۵	محمد عبداللہ	۲۷۹	اولیٰ
۵۶۶	محمود خالد	۳۳۰	وسطیٰ
۵۶۷	عبدالمجید	۳۰۷	//
۵۶۸	ریاض احمد	۳۹۲	علیا
۵۶۹	محمد انور	۲۹۴	اولیٰ
۵۷۰	مصطفیٰ زبیری	۳۲۴	وسطیٰ

نتیجہ امتحان وفاق المدارس

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۵۷۱	بلال احمد	۳۰۸	وسطیٰ
۵۷۲	شبیر احمد	۳۱۳	〃
۵۷۳	خادم حسین	۲۸۷	ادنیٰ
۵۷۴	محمد یٰسین	۳۰۲	بخاری ضمنی
۵۷۵	خالد اختر	۲۶۸	ادنیٰ
۵۷۶	نور محمد		
۵۷۷	مسعود احمد	۳۰	ناکام
۵۷۸	سیف الرحمٰن	۴۵	کامیاب
۵۷۹	عبدالستار	۳۳۵	وسطیٰ

جامعہ رشیدیہ ساہیوال

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۵۸۰	محمد یونس	۴۱۲	علیا
۵۸۱	محمد عثمان	۳۴۲	وسطیٰ
۵۸۲	شبیر احمد	۲۹۵	ادنیٰ
۵۸۳	سعید الرحمٰن	۳۳۹	وسطیٰ
۵۸۴	امان اللہ	۳۶۵	علیا
۵۸۵	مختار احمد	۳۶۳	ادنیٰ
۵۸۶	ظہور الحق	۲۲۷	ناکام
۵۸۷	منظور احمد	۲۳۳	〃
۵۸۸	محمد شفیع	۲۹۷	ادنیٰ
۵۸۹	ظہور احمد	۲۵۷	ترمذی ضمنی
۵۹۰	محمد اسحاق		
۵۹۱	منیر احمد		
۵۹۲	محمد اسحاق		

دارالعلوم ربانیہ بستی ریاض المسلمین

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۵۹۳	محمد رمضان	۳۱۲	وسطیٰ
۵۹۴	شبیر محمد	۲۹۳	ادنیٰ
۵۹۵	محمد اختر	۲۹۰	〃
۵۹۶	عبدالغفار	۳۱۰	وسطیٰ

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۵۹۷	عبدالرحمٰن		کامیاب

جامعہ علوم شرعیہ

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۵۹۸	خوشحال	۲۹۵	ادنیٰ
۵۹۹	محمد ادریس	۳۵۳	ادنیٰ
۶۰۰	عبدالمالک	۲۳۴	ناکام
۶۰۱	غلام اللہ خان	۳۱۲	وسطیٰ
۶۰۲	عبدالوحید	۳۲۴	وسطیٰ
۶۰۳	حفیظ الرحمٰن	۲۳۵	ناکام
۶۰۴	شہزاد گل	۲۳۵	ناکام
۶۰۵	سید سلیمان شاہ	۲۵۸	
۶۰۶	محمد حنیف		
۶۰۷	احمد سعید	۳۲۲	وسطیٰ
۶۰۸	محمد عمر خان	۳۳۱	وسطیٰ
۶۰۹	سعید الرحمٰن		

دارالعلوم رحیمیہ ہزارہ الیاسی نواں شہر

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۶۱۰	عبدالرحمٰن	۱۲۲	ناکام
۶۱۱	محمد شعیب	۲۷۳	ادنیٰ
۶۱۲	عبدالرحمٰن	۲۸۴	ادنیٰ

دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری آزاد کشمیر

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۶۱۳	محمد ابراہیم	۳۷۴	علیا
۶۱۴	سید یوسف خان	۳۵۴	وسطیٰ
۶۱۵	ذاکر حسین	۳۹۰	علیا
۶۱۶	ریاض احمد	۲۳۰	ناکام
۶۱۷	محمد حنیف		

احمد المدارس سکندرپور

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۶۱۸	سعید الرحمٰن	۲۴۹	
۶۱۹	سیف الرحمٰن		

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۶۲۰	عبدالحکیم	۲۴۱	ادنیٰ
۶۲۱	محمد یوسف	۲۶۵	ادنیٰ
۶۲۲	گل رحمان	۲۵۰	ادنیٰ
۶۲۳	محمد سعید	۳۳۹	وسطیٰ

جامعہ اشرفیہ لاہور

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۶۲۴	لیاقت علی	۳۶۸	علیا
۶۲۵	محمود احمد	۳۲۶	وسطیٰ
۶۲۶	حبیب احمد	۳۶۰	علیا
۶۲۷	محمد ہاشم	۳۵۸	وسطیٰ
۶۲۸	محمد طیب	۳۳۴	〃
۶۲۹	محمد زاہد	۳۸۷	علیا
۶۳۰	عبدالرشید	۲۵۶	ادنیٰ
۶۳۱	میر احمد		
۶۳۲	محمد اسلم	۲۴۷	بخاری ضمنی
۶۳۳	ظہور الحق	۳۶۲	〃
۶۳۴	احسان الحق	۳۲۳	〃
۶۳۵	امان اللہ	۳۳۱	وسطیٰ
۶۳۶	محمد یوسف	۳۷۷	علیا
۶۳۷	عبدالصمد	۳۶۸	〃
۶۳۸	عبدالوہاب	۳۵۳	وسطیٰ
۶۳۹	عتیق الرحمٰن	۳۵۵	〃
۶۴۰	محمد طارق الدین	۳۰۱	〃
۶۴۱	عطا محمد		
۶۴۲	حبیب اللہ	۲۸۸	ترمذی ضمنی
۶۴۳	رحیم بخش	۳۴۹	ترمذی ضمنی
۶۴۴	رکن الدین	۲۷۷	ادنیٰ
۶۴۵	زاہد الرحمٰن	۳۲۱	وسطیٰ
۶۴۶	محمد اشرف	۲۷۵	ادنیٰ
۶۴۷	عبدالجبار	۳۵۵	وسطیٰ

نتیجہ امتحان وفاق المدارس

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۶۴۸	مہر علی	۳۲۱	وسطیٰ
۶۴۹	ظہور احمد	۳۲۴	//
۶۵۰	محمد داؤد	۳۲۹	//
۶۵۱	محمد رفیق	۲۷۲	اولیٰ
۶۵۲	ہارون الرشید	۳۵۴	وسطیٰ
۶۵۳	محمد شبیر	۳۸۰	علیا
۶۵۴	محمد رفیق	۳۰۷	وسطیٰ
۶۵۵	محمد اشرف	۳۰۳	//
۶۵۶	نور الٰہی	۳۴۰	//
۶۵۷	جمشید خان	۳۶۳	علیا
۶۵۸	محمد یٰسین	۳۶۵	علیا
۶۵۹	فضل ہادی	۲۵۷	اولیٰ
۶۶۰	محمد سعید	۲۶۳	بخاری ضمنی
۶۶۱	محمد اصغر	۳۳۷	وسطیٰ
۶۶۲	عبد الغفار	۲۲۰	ناکام
۶۶۳	عبد الرحیم		
۶۶۴	محمد افضل	۳۱۱	وسطیٰ
۶۶۵	محمد صدیق	۲۲۹	ناکام
۶۶۶	عبد الماجد	۳۶۱	علیا
۶۶۷	عتیق الرحمٰن	۲۸۴	اولیٰ
۶۶۸	عبد الخالق	۳۴۵	وسطیٰ
۶۶۹	فضل وحید	۲۴۳	اولیٰ
۶۷۰	عبد المنان	۳۰۴	وسطیٰ
۶۷۱	اللہ بخش	۳۲۸	//
۶۷۲	نور احمد	۲۹۴	اولیٰ
۶۷۳	عبد الظاہر	۳۶۳	علیا
۶۷۴	محمد ارشاد	۳۱۸	وسطیٰ
۶۷۵	محمد عمر فاروق	۳۲۳	//
۶۷۶	دین محمد	۳۵۲	//
۶۷۷	محمد امجد	۴۱۳	علیا
۶۷۸	محمد عثمان	۲۵۸	اولیٰ
۶۷۹	احمد الدین	۲۷۴	//
۶۸۰	عبد الرشید	۳۳۵	وسطیٰ
۶۸۱	محمد سردار	۳۱۹	//
۶۸۲	عبد القدوس	۳۰۸	//
۶۸۳	محمد رفیق	۳۳۳	//
۶۸۴	محمد معراج	۲۶۹	بخاری ضمنی
۶۸۵	محمد زاہد	۲۵۳	وسطیٰ
۶۸۶	محمد نصر اللہ	۳۲۹	//
۶۸۷	محمد اسحاق	۳۱۰	//
۶۸۸	عبید اللہ	۳۷۰	علیا
۶۸۹	محمد حنیف	۳۹۵	//
۶۹۰	مستمر خان		
۶۹۱	عبد الشکور	۳۰۷	وسطیٰ
۶۹۲	احسان الحق	۳۱۲	//
۶۹۳	محمد یوسف	۲۱۷	ناکام
۶۹۴	عبد الرحیم	۳۶۴	علیا
۶۹۵	غلام اللہ	۳۰۹	وسطیٰ
۶۹۶	مطیع الرحمٰن	۲۸۵	اولیٰ
۶۹۷	محمد انور	۲۹۸	//
۶۹۸	مشتاق احمد	۲۲۴	ناکام
۶۹۹	خلیل الرحمٰن		
۷۰۰	محمد رضا	۲۸۹	اولیٰ
۷۱۷	عبد الحلیم	۱۹۹	ناکام

جامعہ مدنیہ لاہور

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۷۰۱	محمد ایوب		
۷۰۲	نور السلام	۳۲۴	وسطیٰ
۷۰۳	انیس الرحمٰن		
۷۰۴	محمد انور	۳۴۷	وسطیٰ
۷۰۵	محمد گل		
۷۰۶	محمد افضل		
۷۰۷	نور الحق	۲۹۷	اولیٰ
۷۰۸	محمد یعقوب	۲۴۷	اولیٰ
۷۰۹	غلام مصطفیٰ	۲۵۸	بخاری ضمنی
۷۱۰	محمد اکرم	۲۹۳	اولیٰ
۷۱۱	منظور احمد		
۷۱۲	محمد زکریا	۹۷	ناکام
۷۱۳	عبد الخالق	۲۲۷	ناکام
۷۱۴	نعیم الدین	۴۳	کامیاب

قاسم العلوم فقیر والی

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۷۱۵	حافظ نصیر احمد	۳۷۱	علیا
۷۱۶	محمد الرحمان		

دار العلوم فیصل آباد

رول نمبر	نام طالب علم	کل نمبر	درجہ
۷۲۴	عطاء الرحمٰن	۳۴۷	وسطیٰ
۷۲۵	محمد اکرم		

ادارہ ختم نبوت کی طرف سے کامیاب ہونے والے طلباء کو مبارکباد

دارالافتاء

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

جناب محترم مولانا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

سوال :۔ جناب کافی عرصے سے میں ایک عجیب الجھن میں گرفتار ہوں اس سلسلہ میں کئی حضرات سے گفتگو بھی ہوئی لیکن کسی سے تسلی بخش جواب نہیں ملا اب آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہوں شاید آپ میری اس الجھن کو دور کردیں۔

میں ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا ہمارے گھر کا ماحول بے حد اسلامی ہے

میرے والدین اور سب بہن بھائی نماز روزے کے سخت پابند ہیں جب میں میٹرک میں تھا تو ہمارے پڑوس میں ایک محسن صاحب رہتے تھے وہ احمدی تھے، ان کا ایک لڑکا میرے ساتھ ہی پڑھتا تھا ان کے گھر ہمارا بہت زیادہ آنا جانا تھا بڑا ہی پیار تھا ایک ہی خاندان کے لوگوں کی طرح رہتے تھے کبھی کبھی میں ان کے بڑے ابا کے گھر ان لوگوں کے ساتھ ربوہ بھی جایا کرتا تھا وہ سب بھی نماز روزے کے سخت پابند تھے ربوہ میں ان کے بڑے ابا ہمیں زبردستی صبح نماز کے لئے اٹھاتے اور پھر قرآن مجید کی تلاوت کرواتے۔ الجھن یہ ہے کہ جب سے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے میرے ابا مجھے ان سے ملنے نہیں دیتے اور کہتے ہیں میں تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گا اگر تم وہاں گئے آپ مجھے اسلام کی رو سے بتائیں کہ کیا مجھے ان سے ملنا چاہئے کہ نہیں؟ ایک بات سمجھ نہیں آئی کہ ہمارے پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو کلمہ پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے آگے دل کا حال خدا جانتا ہے کیا (خدا نہ کرے) ان کا ارشاد غلط ہے۔

خدا حافظ

دعاگو باجوہ

جواب

آپ کا سوال بہت دلچسپ اس کا جواب تو مجھے زیادہ تفصیل سے دینا چاہئے تھا مگر کم فرصتی کی وجہ سے مختصر سی بات لکھتا ہوں۔

۱ـــــ اگر آپ کا بہت ہی عزیز دوست ہو اور خدانخواستہ آپ کو پتہ چلے کہ وہ خفیہ طور پر آپ کی ماں بہن کی عزت پر حملہ کرتا ہے بتایئے آپ کا ردعمل کیا ہوگا کیا اس علم کے بعد بھی آپ کے تعلقات اس کے ساتھ ویسے ہی رہیں گے؟

۲ـــــ ایک مسلمان کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس، اپنے ماں باپ بہن بھائیوں اور سارے انسانوں سے بڑھ کر ہے، جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ آتا ہو آپ سے برابری کا دعویٰ کرتا ہو، بلکہ آپؐ سے افضل ہونے کا مدعی ہو، آپؐ کے ارشادات کو غلط اور جھوٹ کہتا ہو، آپؐ کے اصحاب کبار کو احمق اور نادان کہتا ہو آپؐ کی امت کے تمام اکابر کو گمراہ کہتا ہو، اس کے بارے میں آپ کا ردعمل کیا ہونا چاہئے۔

۳ـــــ یہ قادیانی جن کو آپ احمدی کہتے ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی، مسیح، مہدی مانتے ہیں اور ان کے نزدیک مرزا قادیانی "محمد رسول اللہ" ہیں، مرزا قادیانی کے ایک مرید کی نظم کے دو شعر یہ ہیں:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

ایک اور مرید کے شعر یہ ہیں:

اے میرے پیارے میری جان رسول قدنی
تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پر پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی

ایک اور مرید کہتا ہے سہ

صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک
کہ جس پر وہ بدر الدجیٰ بن کے آیا
محمد پئے چارہ سازئ امت
ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعثت ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفےٰ میرزا بن کے آیا

بتایئے! جو شخص غلام احمد قادیانی جیسے مسیلمہ کذاب کو "محمد رسول اللہ" کہتا ہو کیا آپ کی غیرت اس سے ملنا گوارہ کرے گی؟ اور کیا وہ شخص جو غلام احمد قادیانی اسود کذاب کو "محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی شان میں بڑھ کر" کہے کیا ایسے شخص کے کلمہ کا اعتبار کریں گے؟ اور جو شخص یہ کہے "کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پنیر کھالیا کرتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سور کی چربی پڑتی ہے" کیا ایسے مفتری کے ماننے والوں کو آپ مسلمان تسلیم کریں گے؟

میں سر دست ان ہی الفاظ پر اکتفا کرتا ہوں اور دیکھنا چاہتا ہوں کہ آپ کا ردعمل ایسے لوگوں کے بارے میں کیا ہوتا ہے۔ مجھے توقع ہے کہ آپ واپسی ڈاک میں اپنے تاثرات سے ضرور آگاہ کریں گے۔

والسلام
محمد یوسف

خالص اور سفید —— صاف وشفاف
شکر
(چینی)
باوانی شوگر ملز لمیٹڈ
پتہ
جبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ)
کراچی

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی رجسٹرڈ ایس نمبر ۳۲۱

مسلم غازی

سات ستمبر ایک یادگار دن

قوم نے اک فیصلہ اس دن کیا تھا یادگار
تھی لگائی جس نے قصرِ دینِ احمدؐ میں نقب

آج کے دن ملک میں آئی تھی اک تازہ بہار
جو ہوا تھا انتشارِ خیرِ امّت کا سبب

کاروانِ دین ، منزل سے ہوا تھا ہم کنار
اُس نے پایا منکرِ ختمِ نبوت کا لقب

آج اعدائے رسالت پر ہوا تھا سخت وار
دین اور دنیا میں ٹھہرا وہ سزاوارِ غضب

دین برحق کے عَلَم دنیا پہ لہرائے گئے
غیر مسلم ہم نے ٹھہرایا اُسے "آئین" سے

قادیانی غیر مسلم آج ٹھہرائے گئے
جو بغاوت کر گیا تھا مصطفےٰؐ کے دین سے

آج کا دن صفحۂ تاریخ میں زندہ ہوا ،
وہ کہ استحصال جس نے دین و ملت کا کیا

فیصلہ یہ قوم کے ماتھے پہ تابندہ ہوا
اور سدا انکار بھی ختمِ رسالت کا کیا

پرچمِ ختمِ نبوت اور رخشندہ ہوا
جس نے چرچا ہر طرف اپنی نبوّت کا کیا

مسلکِ حق اس وطن میں آج پائندہ ہوا
حق نے پھر سامان یوں اس کی ہلاکت کا کیا

قریہ قریہ خطّہ خطّہ ، یُم بہ یُم اونچا رہا
عمر بھی اُس کی بسر کفر و ضلالت میں ہوئی

میرے آقا کی نبوت کا عَلَم اونچا رہا
اُس لعین کی موت بھی ناپاک حالت میں ہوئی

داعیانِ کفر ہر سو دہر میں پیدا ہوئے
واقعہ دنیا میں وہ ماہِ ستمبر میں ہوا

جانے کتنے آج تک فتنے یہاں برپا ہوئے
جس کا چرچا آسماں میں ، ماہ و اختر میں ہوا

گمرہی کے سائے جب بھی دہر میں افشا ہوئے
انقلاب اک فیصلہ کن ایسا پل بھر میں ہوا

اہلِ حق ان کے مقابل بڑھ کے صف آرا ہوئے
جشن سا برپا مسلمانوں کے گھر گھر میں ہوا

اک درخشاں داستانِ عزم و ہمت ہے رقم
اس کا حصہ ہے نمایاں کفر کی تنسیخ میں

سینۂ تاریخ میں ان کی شہادت ہے رقم
"تذکرہ اس کا رہے گا ملک کی تاریخ میں

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی — رجسٹرڈ ایس نمبر ۳۲۱،

سات ستمبر ایک یادگار دن

مسلم غازی

قوم نے اک فیصلہ اس دن کیا تھا یادگار
تھی لگائی جس نے قصرِ دینِ احمدؐ میں نقب

آج کے دن ملک میں آئی تھی اک تازہ بہار
جو ہوا تھا انتشارِ خیرِ امت کا سبب

کاروانِ دین، منزل سے ہوا تھا ہم کنار
اُس نے پایا منکرِ ختمِ نبوت کا لقب

آج اعدائے رسالت پر ہوا تھا سخت وار
دین اور دنیا میں ٹھہرا وہ سزاوارِ غضب

دینِ برحق کے علم دنیا پہ لہرائے گئے
غیر مسلم ہم نے ٹھہرایا اُسے "آئین" سے

قادیانی غیر مسلم آج ٹھہرائے گئے
جو بغاوت کر گیا تھا مصطفٰےؐ کے دین سے

آج کا دن صفحۂ تاریخ میں زندہ ہوا
وہ کہ استحصال جس نے دین وملت کا کیا

فیصلہ یہ قوم کے ماتھے پہ تابندہ ہوا
اور سدا انکار بھی ختمِ رسالت کا کیا

پرچمِ ختمِ نبوت اور رخشندہ ہوا
جس نے چرچا ہر طرف اپنی نبوت کا کیا

مسلکِ حق اس وطن میں آج پائندہ ہوا
حق نے پھر سامان یوں اس کی ہلاکت کا کیا

قریہ قریہ خطہ خطہ، یم بہ یم اونچا رہا
عمر بھی اُس کی بسر کفر وضلالت میں ہوئی

میرے آقا کی نبوت کا علم اونچا رہا
اُس لعین کی موت بھی ناپاک حالت میں ہوئی

داعیانِ کفر ہر سو دہر میں پیدا ہوئے
واقعہ دنیا میں وہ ماہِ ستمبر میں ہوا

جانے کتنے آج تک فتنے یہاں برپا ہوئے
جس کا چرچا آسماں میں، ماہ واختر میں ہوا

گمرہی کے سائے جب بھی دہر میں افشا ہوئے
انقلاب اک فیصلہ کن ایسا پل بھر میں ہوا

اہلِ حق ان کے مقابل بڑھ کے صف آرا ہوئے
جشن سا برپا مسلمانوں کے گھر گھر میں ہوا

اک درخشاں داستانِ عزم و ہمت ہے رقم
اس کا حصہ ہے نمایاں کفر کی تنسیخ میں

سینۂ تاریخ میں ان کی شہادت ہے رقم
تذکرہ اس کا رہے گا ملک کی تاریخ میں

سر مبارک کے بالوں کا بیان

آپ کے بال کانوں کی لو تک ہوتے تھے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ کی خصائل نبویؐ سے چند گوہر پارے۔

۳۔ حدثنا احمد بن منیع حدثنا ابو قطن حدثنا شعبۃ عن ابی اسحٰق عن البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مربوعًا بعید ما بین المنکبین وکانت جمتہ تضرب شحمۃ اذنیہ۔

۳۔ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم متوسط القامت تھے آپ کے دونوں شانوں کا درمیان وسیع تھا آپ کے بال کانوں کی لو تک ہوتے تھے۔

فائدہ یہ حدیث حلیہ شریف میں مفصل گذر چکی ہے بالوں کے ذکر کی وجہ سے یہاں پھر اس کو مختصراً ذکر کر دیا گیا۔

۴۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا وھب بن جریر بن حازم حدثنی ابی عن قتادۃ قال قلت لانس کیف کان شعر رسول صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یکن بالجعد ولا بالسبط کان یبلغ شعرہ شحمۃ اذنیہ۔

۴۔ قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کیسے تھے، انہوں نے کہا کہ نہ بالکل پیچدار نہ بالکل کھلے ہوئے، بلکہ تھوڑی سی پیچیدگی اور گھنگرالہ پن لیے ہوئے تھے جو کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔

۵۔ حدثنا محمد بن یحییٰ بن ابی عمر المکی حدثنا سفین بن عیینہ عن ابن ابی نجیح عن مجاھد عن ام ھانی بنت ابی طالب قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علینا مکۃ قدمۃ ولہ اربع غدائر۔

۵۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد ایک مرتبہ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ کے بال مبارک چار حصے مینڈھیوں کے طور پر ہو رہے تھے۔

فائدہ مشہور قول کے موافق ہجرت کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ مکرمہ کو تشریف آوری چار مرتبہ ہوئی اول عمرۃ القضاء میں جو سنہ سات ہجری میں تھا۔ پھر فتح مکہ میں سنہ آٹھ ہجری پھر اسی سفر میں عمرۃ الجعرانۃ کے لیے پھر سنہ دس ہجری میں حج کے لیے۔ یہ تشریف آوری جس کا اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے بیجوری کے قول کے مطابق فتح مکہ کے وقت ہوئی اور یہی مظاہر حق میں لکھا ہے۔ بعض علماء نے اور اوقات بھی تحریر فرمائے ہیں۔ مردوں کے لیے عورتوں کی طرح کے مینڈھیاں مکروہ ہیں۔ اس حدیث سے مینڈھیوں سے وہی مراد لی جائیں جن میں تشبہ نہ ہو کہ تشبہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ممانعت فرمائی ہے۔

۶۔ حدثنا سوید بن نصر حدثنا عبد اللہ بن المبارک عن معمر عن ثابت البنانی عن انس ان شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الی انصاف اذنیہ۔

۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نصف کانوں تک ہوتے تھے۔

۷۔ حدثنا سوید بن نصر حدثنا عبد اللہ بن المبارک عن یونس بن یزید عن الزھری حدثنا عبید اللہ ابن عبد اللہ بن عتبہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسدل شعرہٗ وکان المشرکون یفرقون رؤسھم وکان اھل الکتاب یسدلون رؤسھم وکان

باقی صفحہ ۱۲ پر